

کتاب الضرف



قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول و قواعد
عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

مبکلم اللہ
مولانا محمد الیاس گھمسن حفظہ اللہ



کتاب الصبر

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول و قواعد
عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

مفتی محمد الیاس گھومانی
مولانا محمد الیاس گھومانی

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA



 emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	کتاب الصرف - حصہ سوم
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
اشاعت اول	جمادی الاولیٰ 1445ھ - دسمبر 2023ء
اشاعت دوم	شوال المکرم 1447ھ - مارچ 2026ء
ناشر	دار الایمان

ملنے کا پتہ

دار الایمان، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

فہرست

6 مادے کے لحاظ سے فعل کی اقسام
7 صحیح:
7 غیر صحیح:
7 تعلیلات:
8 مہوز
9 مہوز کے قواعد:
9 ادغام:
11 استثناء:
11 مہوز کی گردانیں
17 مشق نمبر 11
20 مضاعف
20 مضاعف کے قواعد:
21 ساکن اور مجزوم:
23 مضاعف کی گردانیں

- 25 مثال
- 25 مثال کے قواعد:
- 26 استثناء:
- 27 مثال کی گردانیں
- 31 اجوف
- 32 اجوف کے قواعد:
- 34 اجوف کی گردانیں
- 37 مشق نمبر 12
- 40 ناقص
- 40 ناقص کے قواعد:
- 41 استثناء:
- 43 ناقص کی گردانیں
- 47 لفیف
- 47 لفیف کے قواعد:
- 48 لفیف کی گردانیں
- 55 فعل ماضی کی مزید تفصیلات

- 55 فعل ماضی قریب
- 55 فعل ماضی بعید
- 55 فعل ماضی استمراری
- 55 فعل جمد
- 57 فعل مضارع کی مزید تفصیلات
- 57 فعل مضارع کی علامتیں
- 57 فعل مضارع کی خصوصیات
- 58 فعل مضارع مستقبل کی خصوصیات اور علامتیں
- 59 فعل مستقبل مؤکد
- 59 گردان نون تاکید ثقیلہ:
- 60 گردان نون تاکید خفیفہ:
- 60 فعل ماضی استمراری
- 60 گردان فعل ماضی استمراری:
- 61 مشق نمبر 13
- 65 طلبہ سے گزارشات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مادے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

عربی گرامر میں فعل کی کئی لحاظ سے تقسیم کی گئی ہے۔ کچھ تقسیمات ہم پڑھ چکے ہیں؛ زمانہ کے اعتبار سے، حروف کی تعداد کے لحاظ سے، فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے وغیرہ۔ اسی طرح فعل کی ایک تقسیم صحیح اور غیر صحیح اعتبار سے بھی ہے۔ آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو فعل اپنے وزن کے مطابق استعمال ہوتا ہے اسے فعل صحیح کہتے ہیں اور جو لفظ اپنے وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتا اسے غیر صحیح کہتے ہیں۔

مثلاً نَصَرَ بَرَوْنَ فَعَلَ؛ یہ صحیح ہے۔ لیکن ایک لفظ ہے جس کا قرآن کریم میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے؛ كَان۔ اس کا مادہ ک و ن ہے۔ اس کا پہلا صیغہ فَعَلَ کے وزن پر كَوْنَ ہونا چاہیے تھا، لیکن یہ كَوْنَ نہیں ہے بلکہ كَانَ ہے، یہ غیر صحیح ہے۔ اسی طرح ایک لفظ ہے مَدَّ۔ یہ اصل میں مَدَدَ بَرَوْنَ فَعَلَ ہونا چاہیے تھا لیکن ہے نہیں۔ یہ بھی غیر صحیح ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو افعال کی سات اقسام بنتی ہیں: صحیح، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف۔ ان سات اقسام کو علم الصرف کی اصطلاح میں ہفت اقسام کہا جاتا ہے۔ پہلی قسم یعنی صحیح کے علاوہ بقیہ چھ کو غیر صحیح بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان اقسام میں مختلف مقامات پر کئی طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے صیغے اپنی اصلی شکل تبدیل کر لیتے ہیں۔ تبدیلیوں کا یہ معاملہ بڑا دلچسپ اور عربی گرامر کی خصوصیت ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ علم الصرف کی معراج ہے۔

غیر صحیح افعال میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں بنیادی طور پر دو طرح کی ہیں: لازمی تبدیلی اور اختیاری تبدیلی۔ لازمی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ عربی گرامر کی رو سے اس لفظ میں تبدیلی کرنا لازمی ہے۔ عرب کے قبائل یا صرف و نحو کے ائمہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ تبدیلی نہ کرتا ہو۔ اختیاری تبدیلی کا معنی یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل یہ تبدیلی کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ تو ہمیں اختیار ہے کہ ہم چاہیں تو تبدیلی کریں اور چاہیں تو تبدیلی نہ کریں۔

اس بحث سے معلوم ہوا کہ مادہ کے اعتبار سے فعل کی دو بنیادی اقسام ہیں: صحیح اور غیر صحیح۔ کسی بھی فعل کے غیر صحیح ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں:

1. اس کے مادہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ آجائے۔

2. اس کے مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔

صحیح:

وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا کوئی حرف علت [واو، یا] نہ ہو، نہ ہی دو حروف ایک جیسے ہوں۔ نَصَرَ

مَرَضَ كَرَّمَ

غیر صحیح:

وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا کوئی حرف علت ہو، یا دو حروف ایک جیسے ہوں۔ غیر صحیح کی چھ اقسام

ہیں: مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف۔

تعلیلات:

غیر صحیح میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، وہ کچھ قواعد کے تحت ہوتی ہیں، ان تبدیلیوں کو تعلیلات بھی کہا جاتا ہے۔ تعلیل؛ علت سے نکلا ہے جس کا معنی بیماری ہوتا ہے۔ چونکہ یہ الفاظ ایک طرح سے اصل وزن میں بیماری پیدا کرتے ہیں، اس لیے اس عمل کو تعلیل کہتے ہیں۔ تعلیلات کی بنیادی وجہ ثقل ہے۔ ثقل کا معنی ہے بوجھ، جب کوئی کلمہ زبان پر بھاری ہو جائے، اسے ادا کرنا مشکل ہو تو اس میں مناسب تبدیلی کر دی جاتی ہے تاکہ کلمہ کا بوجھ ختم ہو جائے اور اسے بولنا آسان ہو جائے۔

حروف علت موقع محل اور زبان پر الفاظ کی آسان ادائیگی کی خاطر ایک دوسرے سے بدلتے رہتے ہیں۔

اگر کسی لفظ کے حروف اصلی میں حروف علت شامل ہوں تو فعل امر، فعل نہی اور کچھ مشتق اسماء بناتے وقت یہ حروف اکثر گر جاتے ہیں۔

مہموز

وہ کلمہ جس کے مادے میں کوئی ایک حرف ہمزہ ہو۔ تینوں حروف کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں بنتی ہیں: مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام۔ نام سے ظاہر ہے؛ مہموز الفاء اسے کہیں گے جس میں فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: آمَرَ، أَمْرٌ، أَمِنَ۔ مہموز العین اسے کہیں گے جس میں عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: سَأَلَ سَائِلٌ۔ اور مہموز اللام اسے کہیں گے جس میں لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو، مثلاً: قَرَأَ، قَرَأٌ، هُنَّ۔ زیادہ تر تبدیلیاں مہموز الفاء میں ہوتی ہیں، مہموز العین اور مہموز اللام میں بہت کم۔

الفاظ معانی [مہموز]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	باب	مضارع	ماضی
277	چاہنا	ش ی ء	مَشِيئَةً	شَأْ	ف	يَشَاءُ	شَاءَ
269	دیکھنا	ر ع ی	رَأْيًا	رَأْ	ف	يَرَى	رَأَى
263	آنا	ء ت ی	إِثْيَانًا	إِثْ	ض	يَأْتِي	أَتَى
236	آنا	ج ی ء	مَجِيئَةً	جِئْ	ض	يَجِيئُ	جَاءَ
232	حکم دینا	ء م ر	أَمْرًا	مُرْ	ن	يَأْمُرُ	أَمَرَ
142	لینا	ء خ ذ	أَخْذًا	خُذْ	ن	يَأْخُذُ	أَخَذَ
119	پوچھنا	س ء ل	سُؤَالًا	سَلْ	ف	يَسْأَلُ	سَأَلَ
101	کھانا	ء ك ل	أَكْلًا	كُلْ	ن	يَأْكُلُ	أَكَلَ
39	برالگنا	س و ء	سُوءَةً	سُوْ	ن	يَسُوءُ	سَاءَ
25	مامون ہونا	ء م ن	أَمْنًا	أَمِنْ	س	يَأْمَنُ	أَمِنَ
17	پڑھنا	ق ر ء	قِرَاءَةً	إِقْرَأْ	ف	يَقْرَأُ	قَرَأَ
13	انکار کرنا	ء ب ی	إِبَاءً	إِيبْ	ف	يَأْبِي	أَبَى

آپ نے مذکورہ ٹیبل میں دیکھ لیا اور آئندہ آنے والے ٹیبلز میں مزید مثالیں ملاحظہ کریں گے کہ قرآن کریم میں غیر صحیح افعال کثیر تعداد میں آئے ہیں۔ ان افعال کے کئی صیغوں میں مختلف طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا علم چند قواعد سے ہوتا ہے۔ آئندہ اسباق میں ہم ان قواعد کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر گردانیں صحیح طرح سے یاد کی ہوں اور ان کی پریکٹس بھی کی ہو تو اگرچہ قواعد ذہن میں حاضر نہ بھی ہوں تب بھی ہم صیغہ پہچاننے اور بنانے میں غلطی نہیں کرتے، ان صیغوں میں ہونے والی تبدیلیاں از خود ہماری زبان پر جاری ہو جاتی ہیں۔ اس لیے گردانوں کو یاد کرنے اور دہرانے میں کبھی بھی سستی نہ کریں۔

مہموز کے قواعد:

مہموز کے قواعد پڑھنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ حرکات ثلاثہ یعنی زبر زیر پیش کو تین حروف سے خاص مناسبت ہے۔ زبر کو الف سے، زیر کو یا سے اور پیش کو واؤ سے۔ زبر کو کھینچیں تو الف کی آواز نکلتی ہے زیر کو کھینچیں تو یا کی اور پیش کو کھینچیں تو واؤ کی آواز آتی ہے۔ اس کو یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اگر الف سے پہلے زبر ہو، یا سے پہلے زیر اور واؤ سے پہلے پیش ہو تو کہا جاتا ہے کہ ان کے ماقبل کی حرکات ان کے موافق ہیں۔

ادغام:

دو حروف ایک جیسے ہوں، پہلا ساکن ہو، دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے حرف میں مدغم [شامل] کر کے تشدید لگا کر پڑھتے ہیں، اسے ادغام کہتے ہیں۔

$$\text{رَبُّبٌ} = \text{رَبُّبٌ} \quad \text{مَدَّدٌ} = \text{مَدَّدٌ}$$

1- جب کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ پر موجود حرکت کے موافق بدل دیتے ہیں۔ یہ لازمی تبدیلی ہے۔

$$\text{عَءٌ} = \text{عَءٌ} \quad \text{عِئٌ} = \text{عِئٌ} \quad \text{عُؤٌ} = \text{عُؤٌ}$$

زبر والی پہلی تبدیلی کو کھڑی زبر یا مد سے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ا، آ

أَمِنَ سے باب افعال کا پہلا صیغہ أَمِنَ بنتا ہے، جو أَمِنَ ہو جائے گا۔ ماضی کے باقی تمام صیغے بھی اسی طرح

"أَأْمِنُ" کی بجائے "أَأْمِنُ" سے شروع ہوں گے۔ مصدر اَمِنًا ہو گا جو بدل کر اَمِنًا ہو جائے گا، باب افعال سے مضارع کا

واحد متکلم کا صیغہ اَعْمِنُ ہو گا جو بدل کر اُوْمِنُ ہو جائے گا۔

ثلاثی مجرد کے تمام چھ ابواب میں صرف واحد متکلم کے صیغے میں یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

معروف: اَأْكُلُ = اَكُلُ اَأْمُرُ = اَمُرُ

مجهول: اَأْكُلُ = اُوْكُلُ اَأْمُرُ = اُوْمُرُ

2- ہمزہ ساکن ہو اور ما قبل حرف؛ ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور متحرک ہو تو ہمزہ کو اس پہلے حرف کی حرکت سے بدل دینا جائز ہے۔ یہ اختیاری تبدیلی ہے۔ بعض قراءات میں ذَنْبٌ کو ذَيْبٌ پڑھا جاتا ہے۔

رَأْسٌ = رَأْسٌ ذَنْبٌ = ذَيْبٌ

3- ہمزہ اگر مفتوحہ اور اس سے ما قبل حرف پر پیش یا زیر ہو تو ہمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کر دینا جائز ہے، لیکن تبدیل شدہ حرف پر فتح برقرار رہے گی۔

هُزَعًا = هُزُؤًا كُفُوًا = كُفُوًا مَعْنَةً = مِئَةً

4- ہمزہ متحرک ہو اور ما قبل ساکن حرف علت ہو تو ہمزہ کو ما قبل حرف میں بدل کر دونوں کا ادغام کر سکتے ہیں۔ یعنی یہ تبدیلی بھی اختیاری ہے۔

نَبِّءٌ، خبر دینا؛ سے اسم صفت کا صیغہ نَبِيٌّ [ن ب ي ء] بنتا ہے، ہم چاہیں تو اسے نَبِيٌّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آپ نے بعض قراء کر ام سے سنا ہو گا کہ وہ نَبِيٌّ پڑھتے ہیں۔ جبکہ ہم جو قراء پڑھتے ہیں، جسے قراءۃ حفص کہا جاتا ہے، اس میں نَبِيٌّ ہی پڑھا جاتا ہے۔

5- ہمزہ استفہام کے بعد اگر معرف باللام اسم آجائے تو ہمزہ استفہام کو "مد" دے دیتے ہیں۔

اَللّٰهُ = اَللّٰهُ اَللّٰن = اَللّٰن

ہوم ورک:

مذکورہ افعال سے صرف صغیر اور کبیر کی گردائیں دہرائیں اور مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام کے دو

دو مصادر سے گردائیں لکھ کر لائیں۔

مضارع مجہول کی گردان

يُؤْمَرُ، يُؤْمَرَانِ، يُؤْمَرُونَ، تُؤْمَرُ، تُؤْمَرَانِ، يُؤْمَرْنَ، تُؤْمَرْنَ، تُؤْمَرُونَ، تُؤْمَرِينَ،
تُؤْمَرَانِ، تُؤْمَرْنَ، أُؤْمَرُ، نُؤْمَرُ

امر حاضر معروف کی گردان

مُرْ، مُرَا، مُرُوا، مَرِي، مُرَا، مُرْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُؤْمَرَ، لَتُؤْمَرَا، لَتُؤْمَرُوا، لَتُؤْمَرِي، لَتُؤْمَرَا، لَتُؤْمَرْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَأْمُرُ، لَا يَأْمُرَانِ، لَا يَأْمُرُونَ، لَا تَأْمُرُ، لَا تَأْمُرَانِ، لَا تَأْمُرُونَ، لَا
تَأْمُرِي، لَا تَأْمُرَا، لَا تَأْمُرْنَ، لَا أْمُرُ، لَا تَأْمُرُ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُؤْمَرُ، لَا يُؤْمَرَانِ، لَا يُؤْمَرُونَ، لَا تُؤْمَرُ، لَا تُؤْمَرَانِ، لَا تُؤْمَرُونَ، لَا
تُؤْمَرِي، لَا تُؤْمَرَا، لَا تُؤْمَرْنَ، لَا أُؤْمَرُ، لَا نُؤْمَرُ

مہموز الفاء سے ماضی معروف کی گردان [باب سماع]

أَمِنَ، أَمِنَا، أَمِنُوا، أَمِنْتَ، أَمِنْتَا، أَمِنَّا، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمَا، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ،
أَمِنَّا

ماضی مجہول کی گردان

أَمِنَ، أَمِنَا، أَمِنُوا، أَمِنْتَ، أَمِنْتَا، أَمِنْنَا، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمَا، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ، أَمِنْتُمْ،
أَمِنَّا

مضارع معروف کی گردان

يَأْمَنُ، يَأْمَنَانِ، يَأْمَنُونَ، تَأْمَنُ، تَأْمَنَانِ، تَأْمَنُونَ، تَأْمَنِينَ، تَأْمَنَانِ،
تَأْمَنَنَّ، أَمِنُ، تَأْمَنُ

مضارع مجهول گردان

يُؤْمِنُ، يُؤْمِنَانِ، يُؤْمِنُونَ، تُؤْمِنُ، تُؤْمِنَانِ، يُؤْمِنَنَّ، تُؤْمِنَنَّ، تُؤْمِنَنَّ، تُؤْمِنَنَّ،
تُؤْمِنَنَّ، أُؤْمِنُ، تُؤْمِنُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِئْمَنُ، اِئْمَنَا، اِئْمِنُوا، اِئْمِنِي، اِئْمِنَا، اِئْمِنَنَّ

امر حاضر مجهول کی گردان

لِئْمِنَنَّ، لِئْمِنَنَّ، لِئْمِنَنَّ، لِئْمِنَنَّ، لِئْمِنَنَّ، لِئْمِنَنَّ

نہی معروف کی گردان

لَا يَأْمَنُ، لَا يَأْمَنَانِ، لَا يَأْمَنُونَ، لَا تَأْمَنُ، لَا تَأْمَنَانِ، لَا تَأْمَنُونَ، لَا تَأْمَنِينَ، لَا تَأْمَنَانِ،
لَا تَأْمَنَنَّ، لَا تَأْمَنَنَّ، لَا تَأْمَنَنَّ، لَا تَأْمَنَنَّ، لَا تَأْمَنَنَّ

نہی مجهول کی گردان

لَا يُؤْمِنُ، لَا يُؤْمِنَانِ، لَا يُؤْمِنُونَ، لَا تُؤْمِنُ، لَا تُؤْمِنَانِ، لَا تُؤْمِنُونَ، لَا تُؤْمِنِينَ، لَا تُؤْمِنَانِ،
لَا تُؤْمِنَنَّ، لَا تُؤْمِنَنَّ، لَا تُؤْمِنَنَّ، لَا تُؤْمِنَنَّ، لَا تُؤْمِنَنَّ

مہوز العین سے ماضی معروف کی گردان [باب فتح]

سَأَلَ، سَأَلَا، سَأَلُوا، سَأَلْتَ، سَأَلْتَا، سَأَلْنَا، سَأَلْتِ، سَأَلْتِمَا، سَأَلْتُمْ، سَأَلْتِ، سَأَلْتِمَا، سَأَلْتُنَّ،
سَأَلْتِ، سَأَلْتِمَا

لَا تُسْئَلِي، لَا تُسْئَلَا، لَا تُسْئَلْنَ، لَا أُسْئَلُ، لَا أُسْئَلُ

مہوز اللام سے ماضی معروف کی گردان [باب فتح]

قَرَأَ، قَرَعَا، قَرَوْوَا، قَرَاتُ، قَرَاتَا، قَرَانُ، قَرَاتِ، قَرَاتِمَا، قَرَاتُمُ، قَرَاتِ، قَرَاتِمَا، قَرَاتِنَّ، قَرَاتُ، قَرَانَا

ماضی مجہول کی گردان

قُرِئَ، قُرِعَا، قُرِوُوا، قُرِاتُ، قُرِاتَا، قُرِانُ، قُرِاتِ، قُرِاتِمَا، قُرِاتُمُ، قُرِاتِ، قُرِاتِمَا، قُرِاتِنَّ، قُرِاتُ، قُرِانَا

مضارع معروف کی گردان

يَقْرَأُ، يَقْرَعَانِ، يَقْرُؤُونَ، يَقْرَأُ، يَقْرَعَانِ، يَقْرَأُ، يَقْرَعَانِ، يَقْرُؤُونَ، يَقْرَأِينَ، يَقْرَعَانِ، يَقْرَأُ، يَقْرَعَانِ، أَقْرَأُ، نَقْرَأُ

مضارع مجہول کی گردان

يُقْرَأُ، يُقْرَعَانِ، يُقْرَأُونَ، يُقْرَأُ، يُقْرَعَانِ، يُقْرَأُ، يُقْرَعَانِ، يُقْرَأُونَ، يُقْرَأِينَ، يُقْرَعَانِ، يُقْرَأُ، يُقْرَعَانِ، أُقْرَأُ، نُقْرَأُ

امر حاضر معروف کی گردان

اقْرَأْ، اقْرَعَا، اقْرُؤُوا، اقْرِئِي، اقْرَعَا، اقْرَأْ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِيُقْرَأَ، لِيُقْرَعَا، لِيُقْرُؤُوا، لِيُقْرِئِي، لِيُقْرَعَا، لِيُقْرَأْ

نبی معروف کی گردان

لَا يَقْرَأُ، لَا يَقْرَعَا، لَا يَقْرُؤُوا، لَا يَقْرَأُ، لَا يَقْرَعَا، لَا يَقْرَأُ، لَا يَقْرَعَا، لَا يَقْرَأُ، لَا يَقْرَعَا، لَا يَقْرُؤُوا، لَا يَقْرِئِي، لَا يَقْرَعَا، لَا يَقْرَأُ

لَا تُفْرَأُ، لَا تُفْرَأَنَّ، لَا أُقْرَأُ، لَا نُقْرَأُ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُفْرَأُ، لَا يُفْرَأَنَّ، لَا يُفْرَأُونَ، لَا يُفْرَأُونَ، لَا تُفْرَأُ، لَا تُفْرَأَنَّ، لَا تُفْرَأُونَ، لَا تُفْرَأُونَ، لَا تُفْرَأُ، لَا تُفْرَأَنَّ، لَا تُفْرَأُونَ، لَا تُفْرَأُونَ

افعالِ مقاربه

افعال مقاربه چار افعال ہیں۔ ان کے بعد کوئی اسم آتا ہے اور ان کی خبر عام طور پر فعل مضارع سے آتی ہے۔

عَسَى، كَادَ، أَوْشَكَ، كَرِبَ

عَسَى کا معنی: امید ہے، ہو سکتا ہے، ممکن ہے، عین ممکن ہے، کچھ بعید نہیں، بہت جلد۔

كَادَ، أَوْشَكَ، كَرِبَ کا معنی: یوں لگتا ہے، عنقریب، قریب ہے، بہت جلد۔

عَسَى اور كَادَ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔ أَوْشَكَ اور كَرِبَ قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔

کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کفار کا جنگی زور توڑ دے۔

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفَّ بِأَسِ الَّذِينَ كَفَرُوا

تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے۔

فَأَوْلَيْكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ

امید ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا۔

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

بہت جلد آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

یوں لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے گی۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ

وہ لوگ بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے!

لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثَنَا

یوں لگتا ہے کہ اس کا تیل خود بخود ہی روشن ہو جائے گا۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ

ہو سکتا ہے وہ بالکل قریب ہی ہو۔

عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا

ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے

عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

بہتر ہو۔

مشق نمبر 11

مختصر جواب لکھیں۔

- 1- صحیح اور غیر صحیح کے اعتبار سے افعال کی کتنی اقسام ہیں؟
- 2- غیر صحیح کی اقسام کے نام لکھیں۔
- 3- غیر صحیح افعال میں کتنی طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟
- 4- وہ فعل جس کے مادے میں ہمزہ یا حرف علت یا دو حرف ایک جیسے نہ ہوں اسے کیا کہتے ہیں؟
- 5- تعلیلات کی تعریف کریں۔
- 6- مہوز الام اور مہوز العین میں فرق بیان کریں۔
- 7- ادغام کی تعریف کریں۔
- 8- استثناء کا مطلب بیان کریں۔
- 9- غیر صحیح کی تعریف کریں۔
- 10- گان اصل میں کیا ہے؟

خالی جگہ پر کریں۔

- 1- جو فعل اپنے وزن کے مطابق استعمال ہوتا ہے اسے فعل..... کہتے ہیں۔
- 2- جو لفظ اپنے وزن کے مطابق استعمال نہ ہو اسے..... کہتے ہیں۔
- 3- بنیادی طور پر افعال کی..... اقسام ہوتی ہیں۔
- 4- مادے میں حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی..... اقسام ہیں۔
- 5- تعلیل..... سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں.....
- 6- وہ فعل جس کے مادے میں کوئی ایک حرف ہمزہ ہو..... کہلاتا ہے۔
- 7- شَاءَ کا مادہ..... ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں۔

1۔ غیر صحیح افعال میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی اقسام ہیں:

چار دو پانچ

2۔ گان اور مَدَّ افعال ہیں:

صحیح صحیح غیر صحیح رباعی

3۔ فعل غیر صحیح بننے کی وجہ:

چار اصلی حروف ہوں حرف علت یا ہمزہ آجائے حرف زائد آجائے

4۔ ہفت اقسام..... اصطلاح ہے:

علم الفقہ کی علم الکلام کی علم الصرف کی

5۔ نَصَرَ مَرِضَ كَرَمَ افعال ہیں:

صحیح رباعی غیر صحیح

6۔ غیر صحیح میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان کی بنیادی وجہ ہے:

حروف زائدہ حروف علت ثقل

7۔ حرکات ثلاثہ کو تین حروف سے خاص مناسبت ہے:

ن م ف ف ع ل و ای

8۔ رَبُّ اور مَدُّ میں قاعدہ ہوگا:

استثناء کا ادغام کا اجوف کا

9۔ ذئبٌ اور رَأْسٌ میں تبدیلی ہے:

اختیاری لازمی کوئی تبدیلی نہیں

10۔ ہمزہ استفہام کے بعد اگر معرف بالام اسم آجائے تو ہمزہ استفہام کو دیتے ہیں:

جزم دوزبر مد

11- مہوز الفاء کے تین الفاظ کا فعل امر قاعدے کے خلاف آتا ہے جو کہ:

گرامر کی رو سے ہے سماعی ہے علمائے صرف نے بنایا ہے

12- ءَءُ سے ءَا، ءَءُ سے ءِئِ، ءُءُ سے ءُؤِ یہ تبدیلی:

لازمی ہے اختیاری ہے غلط ہے

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں۔

شَعْتُنَّ	أَمْنُوا	رَأَيْتُمَا	قَرَأَتْ
تَأْتُونَ	يَقْرَأُونَ	جَاءَ	أَبِينِ
تَأْمُرِينَ	لِيَأْمُرَا	أَخَذْنَا	خَذُوا
يَأْخُذْنَ	لِنَأْكُلَ	نَسَعُ	أَمْنُوا
أَكَلْتُ	إِقْرَأْ	تَسُوءُ	لِيَقْرَأَنَّ

درج ذیل آیات کا ترجمہ و ترکیب کریں، مہوز الفاظ کی پہچان کریں اور بتائیں کہ ان میں کون سا

قاعدہ لگا ہے یا لگ سکتا ہے۔

فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أَحِبُّ الْأَفْلِينَ	لَا تَسْأَلُوا أَنْ تَكْتُوبُوا
إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ	فَأَذَنَ مَوْذِنٌ بَيْنَهُمْ
وَ اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا	وَأَمْرٌ قَوْمَكَ
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ	أَمَّنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ
لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ	فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا	وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَتَدَّانِي

مضاعف

مضاعف کا معنی ہے دو گنا۔ وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں۔ جیسے ف ر ر۔

الفاظ معانی [مضاعف - ثلاثی مجرد]

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ	تعداد
ضَلَّ	يَضِلُّ	ض	إِضْلِلْ	ضَلَالَةٌ	ض ل ل	گمراہ ہونا	113
حَيَّ	يَحْيِي	س	إِحْيِ	حَيَاةٌ	ح ي ي	زندہ ہونا	83
ظَنَّ	يُظَنُّ	ن	أُظْنُنْ	ظَنًّا	ظ ن ن	گمان کرنا	68
مَسَّ	يَمَسُّ	س	إِمْسَسْ	مَسًّا	م س س	چھونا	58
رَدَّ	يَرُدُّ	ن	أُرْدُدْ	رَدًّا	ر د د	لوٹانا	45
صَدَّ	يَصُدُّ	ن	أُصْدُدْ	صَدًّا	ص د د	روکنا	39
ضَرَّ	يَضُرُّ	ن	أُضِرُّرْ	ضَرًّا	ض ر ر	نقصان دینا	31
غَرَّ	يَغُرُّ	ن	أُغَرُّرْ	غُرُّورًا	غ ر ر	دھوکہ دینا	24
وَدَّ	يُودُّ	ف	إِيدِدْ	وَدًّا	و د د	چاہنا	18
عَدَّ	يَعُدُّ	ن	أُعْدُدْ	عَدًّا	ع د د	گننا	17
مَدَّ	يَمُدُّ	ن	أُمْدُدْ	مَدًّا	م د د	پھیلانا	17

مضاعف کے قواعد:

پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ کسی مادے میں دو حروف ایک جیسے آنے کی تین صورتیں ہیں، فاء اور عین کلمہ ایک جیسے ہوں، فاء اور لام کلمہ ایک جیسے ہوں، عین اور لام کلمہ ایک جیسے ہوں، ان میں صرف تیسری صورت میں قواعد جاری ہوتے ہیں۔ مضاعف میں ادغام کا قاعدہ لگتا ہے۔

پہلی صورت: قَلَّقُ بے چینی، ثَلَّثْتُ ایک تہائی؛ اور دوسری صورت دَدَنْ کھیل تماشا، بَبَّرْتُ شیر۔ ان دونوں

میں ادغام نہیں ہوگا۔ تیسری صورت: شَقُّ [ش ق ق] یہاں ادغام ہوگا۔ جو حروف ایک جیسے ہوتے ہیں ان میں سے پہلے کو مثل اول اور دوسرے کو مثل ثانی کہیں گے۔ اب قواعد ملاحظہ فرمائیں:

1- کسی مادے میں کوئی حرف دو دفعہ آجائے اور مثل اول یعنی پہلا حرف ساکن اور مثل ثانی یعنی دوسرا حرف متحرک ہو تو ان کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں۔

رَبُّ بٌ = رَبُّ سِرٌّ = سِرٌّ

2- اگر مثلیں [ایک جیسے دونوں حرف] متحرک ہوں تو مثل اول کی حرکت کو گرا کر ساکن کر دیتے ہیں پھر ان کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں۔

مَدَدٌ = مَدَدٌ اِمْتَدَدٌ = اِمْتَدَدٌ

3- یہ قاعدہ؛ دوسرے قاعدے سے ہی متعلق ہے، اگر مثلیں متحرک ہوں اور ان سے پہلے ساکن حرف ہو تو مثل اول کی حرکت اس ساکن حرف کو دے کر پھر ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔

يَمْدُدُ = يَمْدُدُ يَغْرِرُ = يَغْرِرُ

ساکن اور مجزوم:

مضاعف کے مزید قواعد پڑھنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ ساکن اور مجزوم میں کیا فرق ہوتا ہے۔ ساکن کا معنی ہوتا ہے ایسا حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو، جو ذاتی طور پر ہی حرکت سے محروم ہو۔ مثلاً شَقَّقْتُ میں دوسرا قاف۔ جبکہ مجزوم وہ حرف ہوتا ہے جس پر کسی عامل کی وجہ سے سکون کی علامت آئی ہو۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع پر کوئی حرفِ جازمہ داخل ہو تو اس کے آخری حرف پر جزم آتی ہے۔ اسی طرح فعل امر اور فعل نہی میں بھی آخری حرف پر جزم آتی ہے۔ لَمْ يَنْصُرْ - اَنْصُرْ - لَا تَنْصُرْ [ن = ساکن، ر = مجزوم]

4- اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی ساکن تو ادغام نہیں ہوتا۔

مثلاً: شَقَّقْنَا، شَقَّقْتُمْ، شَقَّقْتُمْ.....

[ماضی کی گردان کے پانچویں سے آخری صیغے تک]

5- اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی مجزوم ہونے کی وجہ سے ساکن ہو تو ایسی صورت میں ادغام کرنا یا نہ

کرنا [ادغام اور فک] ادغام [دونوں جائز ہیں۔

يَمْدُدُ فعل مضارع سے فعل امر = اُمْدُدْ

يَمْدُدُ فعل مضارع سے فعل امر = مَدَّ

6- باب افتعال کاف کلمہ اگر د ذ یا ز میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ت تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ف کلمہ کی جگہ ہو۔ پھر ادغام ہوتا ہے۔

دَخَلَ سے باب افتعال اِذْتَخَلَ، ت کو ذ بنایا اِذْ دَخَلَ، پھر ادغام کیا تو اِذْ خَلَ بن گیا۔

ذَكَرَ سے باب افتعال اِذْتَكَّرَ، ت کو ذ بنایا اِذْ ذَكَرَ، پھر ادغام کیا تو اِذْ كَرَ بن گیا۔

زَجَرَ سے باب افتعال اِزْتَجَرَ، ت کو ز بنایا اِزْ زَجَرَ، پھر ادغام کیا تو اِزْ جَرَ بن گیا۔

7- باب افتعال کاف کلمہ اگر ص ض ط ظ میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ت تبدیل ہو کر ط بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ادغام کی ضرورت نہیں ہوتی۔

صَبَرَ سے اِصْتَبَرَ، ت کو ط میں بدلا تو اِصْ طَبَرَ بن گیا۔ اسی طرح صَرَ کو باب افتعال میں اِصْتَرَ کے بجائے اِضْ طَرَ پڑھتے ہیں۔

ہاں اگر ف کلمہ ط ہو تو ادغام ہوگا، طَلَعَ سے باب افتعال اِطْتَلَعَ، پھر اِطْ طَلَعَ بنا کر ادغام کیا تو اِطْلَعَ بن گیا۔

8- باب تفاعل یا تفاعل کے ف کلمہ کی جگہ اگر ت د ذ ز س ش ص ض ط ظ میں سے کوئی حرف آجائے تو اب کی ت تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ف کلمہ کی جگہ ہے اور ادغام ہوتا ہے۔ چونکہ ادغام میں پہلے حرف کو ساکن کرنا ہوتا ہے اس لیے لفظ کے شروع میں ہی سکون آجاتا ہے، اور ظاہر بات ہے کہ پہلے ہی حرف کو ساکن پڑھنا ممکن نہیں، تو شروع میں ہمزہ الوصل لگاتے ہیں۔

ذَكَرَ سے باب تفاعل تَذَكَّرَ، ت کو ذ میں بدلا تو ذْ ذَكَرَ ہو گیا، اب مثلین اکٹھے ہیں اور دونوں متحرک ہیں

تو ادغام کرنے کے لیے مثل اول کو ساکن کریں گے ذْ ذَكَرَ بن گیا، اسے پڑھنا ممکن نہیں تو شروع میں ہمزہ الوصل لگا کر ادغام کریں گے اِذْ ذَكَرَ بن جائے گا۔

اسی طرح ثَقُلَ سے باب تفاعل ثَثَقَلَ، پھر ثَثَقَلَ، پھر ثَثَقَلَ، پھر ثَثَقَلَ۔ یہ قاعدہ اختیاری ہے۔

مثال

وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ اگر ف کی جگہ واؤ ہو تو وہ کلمہ مثال واوی کہلائے گا جیسے: وَعَدَ، وَعَدُّ، وَضَعٌ، وَضَعٌ، وَرَمَ، وَرَمٌ۔ اور اگر ف کی جگہ ی ہو تو مثال یائی کہلائے گا جیسے يَسَّرَ، يَسْرٌ، يَسَّرَ، يَسْرٌ۔ زیادہ تر الفاظ مثال واوی سے آتے ہیں۔ مثال یائی سے بہت کم الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ زیادہ تر تبدیلیاں بھی مثال واوی میں ہوتی ہیں جبکہ مثال یائی میں بہت کم تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

الفاظ معانی [مثال]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	باب	مضارع	ماضی
124	وعدہ کرنا	وعد	وَعَدًا	عِدْ	ض	يَعِدُ	وَعَدَ
107	پانا	وجد	وَجُودًا	جِدْ	ض	يَجِدُ	وَجَدَ
45	چھوڑنا	وذر	وَذْرًا	ذِرْ	ف	يَذِرُ	وَذَرَ
25	کھلا ہونا	وسق	سَعَةً	سَعْ	ف/س	يَسْعُ	وَسَعَ
23	دینا	وہب	وَهَبًا	هَبْ	ف	يَهَبُ	وَهَبَ
22	رکھنا	وضع	وَضْعًا	ضِعْ	ف	يَضَعُ	وَضَعَ
20	ہوجانا	وقع	وُقُوعًا	قِعْ	ف	يَقَعُ	وَقَعَ
19	وارث ہونا	ورث	وَرَاثَةً	رِثْ	ح	يَرِثُ	وَرِثَ
19	بوجھ اٹھانا	وزر	وِزْرًا	زِرْ	ض	يَزِرُ	وَزَرَ
14	تعریف کرنا	وصف	وَصْفًا	صِفْ	ض	يَصِفُ	وَصَفَ

مثال کے قواعد:

آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ مثال کے ثلاثی مجرد کے فعل ماضی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف فعل مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔

1- باب فتح، ضرب، حسب میں مثال واوی کے فعل مضارع میں "و" گر جاتا ہے۔ باب سماع اور کرم میں باقی رہتا ہے۔ مثلاً: وَهَبَ سے يُوْهَبُ کے بجائے يَهَبُ [باب فتح] وَعَدَ سے يُوْعَدُ کے بجائے يَعِدُ [ضرب] وَرَثَ سے يَرِثُ [حسب]۔ جبکہ باب سماع میں وَجَلَ سے يُوْجَلُ اور باب کرم میں وَحَدَ سے يُوْحَدُ ہی آئے گا۔ یاد رکھیں کہ مضارع معروف میں گراہوا "واو" مضارع مجہول میں واپس آجاتا ہے۔ يُوْهَبُ، يُوْعَدُ، يُوْرَثُ۔ اوپر دیے گئے ٹیبل میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ "مثال" کے اکثر الفاظ مثال واوی ہوتے ہیں اور زیادہ تر باب فتح، ضرب اور حسب ہی سے آتے ہیں اس لیے آپ آسانی کے لیے یہ سمجھ لیں کہ جس لفظ کا ماضی "و" سے شروع ہو رہا ہو اس کے مضارع معروف میں "و" گر جاتا ہے۔ وَعَدَ يَعِدُ - وَجَدَ يَجِدُ - وَذَرَّ يَذِرُ - وَسَعَّ يَسَعُّ استثناء:

باب سماع کے دو افعال قرآن کریم میں خلاف قیاس استعمال ہوئے ہیں انہیں ذہن میں رکھیں: وَسَعَّ سے قاعدہ کے مطابق يُوْسَعُّ کے بجائے يَسَعُّ استعمال ہوا ہے، اسی طرح وَطِئَ سے يُوْطِئُ کی جگہ يَطِئُ استعمال ہوا ہے۔

2- مثال میں باب افتعال کے ف کلمہ کی و یا ی کوت میں تبدیل کر کے افتعال کی ت کے ساتھ مدغم کر دیتے ہیں۔ ثلاثی مجرد میں زیادہ افعال مثال واوی سے آتے ہیں اور باب افتعال میں بھی اکثر مثال واوی کے صیغے ہی آتے ہیں۔ اس قاعدے کا اطلاق صرف صغیر کی پوری گردان پر ہوتا ہے۔

وَصَلَ سے اَوْتَصَلَ، اس سے اِتْتَصَلَ اور پھر اِتَّصَلَ بن جائے گا۔ [مثال واوی]

يَسَرَ سے اِيْتَسَرَ، اس سے اِتْتَسَرَ اور پھر اِتَّسَرَ بن جائے گا۔ [مثال یائی]

باب افتعال	ماضی	مضارع	اسم فاعل	مصدر
اصل	اَوْتَصَلَ	يُوْتَصَلُ	مُوْتَصِلٌ	اَوْتِصَالٌ
تعلیل	اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	مُتَّصِلٌ	اِتِّصَالٌ

3- واو ساکن سے پہلے زیر ہو تو اسے یا میں بدل دیتے ہیں اور یائے ساکن سے پہلے پیش ہو تو اسے واو میں بدل دیتے ہیں۔ يُوْجَلُ سے فعل امر اَوْجَلُ بنتا ہے جو اِيْجَلُ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ يَقْطُظُ بیدار ہونا؛ کو باب افعال میں

لے کر جائیں تو اس کا مضارع یُقِطُّ بنتا ہے جو یُوقِطُّ میں بدل جاتا ہے۔ اسی طرح: یُیَسِّرُ سے یُوسِّرُ - مَوْعَادٌ سے مِيعَادٌ - مَوْلَادٌ سے مِیلَادٌ - مَوْقَاتٌ سے مِیقَاتٌ

4- مثال کا فعل امر اس کے فعل مضارع کی مستعمل صورت سے بنتا ہے۔ علامت مضارع گرائیں اگر پہلا حرف متحرک ہے تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں اور اگر پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزۃ الوصل لگاتے ہیں:

یَهَبُ سے هَبْ یُوْحِدُ سے اُوْحِدْ

مثال کی گردانیں

مثال واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب ضرب]

وَعَدَ، وَعَدَا، وَعَدُوا، وَعَدْتُ، وَعَدْتَا، وَعَدْنَا، وَعَدْتُمْ، وَعَدْتُمَا، وَعَدْتُنَّ، وَعَدْتُنَّ، وَعَدْنَا

[ملاحظہ: جب دو قریب الخرج حروف اکٹھے آئیں، پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کر دیتے ہیں، جیسے ابھی آپ نے وَعَدْتَّ، وَعَدْتُمَا، وَعَدْتُمْ وغیرہ کی "د" اور "ت" میں دیکھا۔]

ماضی مجہول کی گردان

وُعِدَ، وُعِدَا، وُعِدُوا، وُعِدْتُ، وُعِدْتَا، وُعِدْنَا، وُعِدْتُمْ، وُعِدْتُمَا، وُعِدْتُنَّ، وُعِدْتُنَّ، وُعِدْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَعِدُ، يَعِدَانِ، يَعِدُونَ، يَعِدُ، يَعِدَانِ، يَعِدْنَ، يَعِدُونَ، يَعِدِينَ، يَعِدَانِ، يَعِدْنَ، يَعِدُ، يَعِدُ

مضارع مجہول کی گردان

يُوْعَدُ، يُوْعَدَانِ، يُوْعَدُونَ، يُوْعَدُ، يُوْعَدَانِ، يُوْعَدْنَ، يُوْعَدُونَ، يُوْعَدِينَ، يُوْعَدَانِ، يُوْعَدْنَ، يُوْعَدُ

امر حاضر معروف کی گردان

عَدَ، عَدَا، عَدُوا، عَدِي، عِدَا، عِدَنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُؤْعَدْ، لِتُؤْعَدَا، لِتُؤْعَدُوا، لِتُؤْعَدِي، لِتُؤْعَدَا، لِتُؤْعَدَنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يِعِدْ، لَا يِعِدَا، لَا يِعِدُوا، لَا يِعِدِي، لَا يِعِدَا، لَا يِعِدَنَ، لَا تَعِدْ، لَا تَعِدَا، لَا تَعِدُوا، لَا تَعِدِي، لَا تَعِدَا، لَا تَعِدَنَ، لَا أَعِدْ، لَا نَعِدْ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُؤْعَدْ، لَا يُؤْعَدَا، لَا يُؤْعَدُوا، لَا يُؤْعَدِي، لَا يُؤْعَدَا، لَا يُؤْعَدَنَ، لَا تُؤْعَدْ، لَا تُؤْعَدَا، لَا تُؤْعَدُوا، لَا تُؤْعَدِي، لَا تُؤْعَدَا، لَا تُؤْعَدَنَ، لَا أُؤْعَدْ، لَا نُؤْعَدْ

ماضی معروف کی گردان [باب سَمِعَ]

وَجَلَّ، وَجَلَا، وَجَلُوا، وَجَلْتُ، وَجَلْتَا، وَجَلْنَا، وَجَلَنَ، وَجَلْنَا، وَجَلْتُمَا، وَجَلْتُمْ، وَجَلْتِ، وَجَلْتُمَا، وَجَلْتُنَّ، وَجَلْتِ، وَجَلْنَا

ماضی مجہول کی گردان

وُجِلَّ، وُجِلَا، وُجِلُوا، وُجِلْتُ، وُجِلْتَا، وُجِلْنَا، وُجِلَنَ، وُجِلْتُمَا، وُجِلْتُمْ، وُجِلْتِ، وُجِلْتُمَا، وُجِلْتُنَّ، وُجِلْتِ، وُجِلْنَا

مضارع معروف کی گردان

يُؤْجَلُ، يُوْجَلَانِ، يُوْجَلُونَ، تُوْجَلُ، تُوْجَلَانِ، يُوْجَلُنِ، تُوْجَلُ، تُوْجَلَانِ، تُوْجَلُونَ، تُوْجَلِينَ، تُوْجَلَانِ، تُوْجَلُنِ، أُوْجَلُ، نُوْجَلُ

مضارع مجہول کی گردان

يُوجَلُ، يُوجَلَانِ، يُوجَلُونَ، تُوجَلُ، تُوجَلَانِ، يُوجَلْنَ، تُوجَلُونَ، تُوجَلِينَ،
تُوجَلَانِ، تُوجَلْنَ، أُوجَلُ، نُوجَلُ

امر حاضر معروف کی گردان

اِيجَلْ، اِيجَلَا، اِيجَلُوا، اِيجَلِي، اِيجَلَا، اِيجَلْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتُوجَلْ، لِتُوجَلَا، لِتُوجَلُوا، لِتُوجَلِي، لِتُوجَلَا، لِتُوجَلْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يُوَجَلْ، لَا يُوَجَلَا، لَا يُوَجَلُوا، لَا تُوَجَلْ، لَا تُوَجَلَا، لَا تُوَجَلُونَ، لَا تُوَجَلُوا،
لَا تُوَجَلِي، لَا تُوَجَلَا، لَا تُوَجَلْنَ، لَا أُوجَلْ، لَا نُوجَلْ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُوَجَلْ، لَا يُوَجَلَا، لَا يُوَجَلُوا، لَا تُوجَلْ، لَا تُوجَلَا، لَا يُوجَلْنَ، لَا تُوجَلْ، لَا تُوجَلَا،
لَا تُوجَلِي، لَا تُوجَلَا، لَا تُوجَلْنَ، لَا أُوجَلْ، لَا نُوجَلْ

مثال یائی سے ماضی معروف کی گردان [باب ضرب]

يَسِرْ، يَسِرَا، يَسِرُوا، يَسِرْتُ، يَسِرْتَا، يَسِرْنَا، يَسِرْنَ، يَسِرْتَا، يَسِرْتَا، يَسِرْتُمَا، يَسِرْتُمْ، يَسِرْتِ، يَسِرْتُمَا،
يَسِرْتُنَّ، يَسِرْتُ، يَسِرْنَا

مثال یائی سے ماضی مجہول کی گردان

يُسِرْ، يُسِرَا، يُسِرُوا، يُسِرْتُ، يُسِرْتَا، يُسِرْنَا، يُسِرْنَ، يُسِرْتَا، يُسِرْتَا، يُسِرْتُمَا، يُسِرْتُمْ، يُسِرْتِ، يُسِرْتُمَا،
يُسِرْتُنَّ، يُسِرْتُ، يُسِرْنَا

مثال یائی سے مضارع معروف کی گردان

يَيْسِرُ، يَيْسِرَانِ، يَيْسِرُونَ، تَيْسِرُ، تَيْسِرَانِ، يَيْسِرُنَ، تَيْسِرُ، تَيْسِرَانِ، تَيْسِرُونَ،
تَيْسِرِينَ، تَيْسِرَانِ، تَيْسِرُنَ، أَيْسِرُ، كَيْسِرُ

مضارع مجہول کی گردان

يُوسِرُ، يُوسِرَانِ، يُوسِرُونَ، تُوسِرُ، تُوسِرَانِ، يُوسِرُنَ، تُوسِرُ، تُوسِرَانِ، تُوسِرُونَ،
تُوسِرَانِ، تُوسِرُنَ، أَوْسِرُ، نَوْسِرُ

امر حاضر معروف کی گردان

اَيْسِرْ، اَيْسِرَا، اَيْسِرُوا، اَيْسِرِي، اَيْسِرَا، اَيْسِرُنَ

امر مجہول کی گردان

لِيُوسِرْ، لِيُوسِرَا، لِيُوسِرُوا، لَتُوسِرْ، لَتُوسِرَا، لِيُوسِرُنَ، لَتُوسِرْ، لَتُوسِرَا، لَتُوسِرُوا،
لَتُوسِرَانِ، لَتُوسِرُنَ، لِأَوْسِرْ، لِنَوْسِرْ

نہی معروف کی گردان

لَا يَيْسِرْ، لَا يَيْسِرَا، لَا يَيْسِرُوا، لَا تَيْسِرْ، لَا تَيْسِرَا، لَا يَيْسِرُنَ، لَا تَيْسِرْ، لَا تَيْسِرَا، لَا
تَيْسِرُوا، لَا تَيْسِرِي، لَا تَيْسِرَا، لَا تَيْسِرُنَ، لَا أَيْسِرْ، لَا نَيْسِرْ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُوسِرْ، لَا يُوسِرَا، لَا يُوسِرُوا، لَا تُوسِرْ، لَا تُوسِرَا، لَا يُوسِرُنَ، لَا تُوسِرْ، لَا تُوسِرَا، لَا تُوسِرُوا،
تُوسِرِي، لَا تُوسِرَا، لَا تُوسِرُنَ، لَا أَوْسِرْ، لَا نَوْسِرْ

بعض الفاظ میں غیر صحیح ہونے کی ایک سے زیادہ وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً "آئی" یہ مہموز ہے کیونکہ اس کا پہلا حرف "ء" ہے اور ناقص بھی ہے کیونکہ اس کا آخری حرف "ی" ہے۔ ایسے الفاظ کو مرکب یا کھچڑی کہتے ہیں۔

اجوف

وہ لفظ جس کے مادہ / حروفِ اصلی میں عین کی جگہ حرف علت ہو۔ اگر "ع" کلمہ واؤ ہو تو وہ کلمہ اجوفِ وادی

کہلاتا ہے:

جیسے: قَوْلٌ، قَوْلٌ [قَالَ] اور حَوْفٌ، حَوْفٌ [خَافَ]۔

اور اگر عین کلمہ یاء ہو تو اجوفِ یائی کہلاتا ہے:

جیسے: بَيْعٌ، بَيْعٌ [بَاعَ]، صَيْفٌ، اور هَيْبٌ [هَابَ]۔

الفاظ معانی [اجوف]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	باب	مضارع	ماضی
1719	کہنا	ق و ل	قَوْلًا	قُلْ	ن	يَقُولُ	قَالَ
1361	ہونا	ك و ن	كُونًا	كُنْ	ن	يَكُونُ	كَانَ
112	ڈرنا	خ و ف	خَوْفًا	خَفْ	س	يَخَافُ	خَافَ
93	مرنا	م و ت	مَوْتًا	مُتْ	ن	يَمُوتُ	مَاتَ
72	توبہ کرنا	ت و ب	تَوْبَةً	تُبْ	ن	يَتُوبُ	تَابَ
55	کھڑا ہونا	ق و م	قِيَامًا	قُمْ	ن	يَقُومُ	قَامَ
51	بڑھنا	ز و د	زِيَادَةً	زِدْ	ض	يَزِيدُ	زَادَ
42	چکھنا	ذ و ق	ذَوْقًا	ذُقْ	ن	يَذُوقُ	ذَاقَ
35	تدبیر کرنا	ك و ي و د	كَيْدًا	كِدْ	ض	يَكِيدُ	كَادَ
26	کامیاب ہونا	ف و ز	فَوْزًا	فُزْ	ن	يَفُوزُ	فَازَ
24	عنقریب ہونا	ك و د	كَوْدًا	كُدْ	ف	يَكَادُ	كَادَ

اجوف کے قواعد:

1- حرف علت [و، ی] اگر متحرک ہو اور ما قبل زبر ہو تو حرف علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

قَوْلٌ = قَالَ طَوْلٌ = طَالَ زَيْدٌ = زَادَ خَوْفٌ = خَافَ

2- حرف علت [و، ی] اگر متحرک ہو اور ما قبل ساکن، تو حرف علت اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

باب سمع میں خَوْفٌ سے مضارع يَخْوَفُ بنا، پھر يَخْوَفُ اور پھر يَخَافُ بن گیا۔ کیونکہ ما قبل زبر ہے جو الف کے موافق ہے۔ باب نصر میں دیکھیں: قَوْلٌ ماضی سے فعل مضارع يَقُولُ بنا، واؤ کی حرکت ما قبل کو دی، يَقُولُ بنا اور یہ يَقُولُ ہی رہے گا کیونکہ پیش "واؤ" کے موافق ہے۔ باب ضرب سے دیکھیں: بَيْعٌ ماضی سے فعل مضارع يَبِيعُ بنا، یا کی حرکت ما قبل کو دی، يَبِيعُ بنا، اور يَبِيعُ ہی رہے گا کیونکہ زیر "ی" کے موافق ہے۔

3- اجوف کے ع کلمہ کے بعد والے حرف پر اگر علامت سکون / جزم ہو تو ع کلمہ کا تبدیل شدہ حرف علت گر جاتا ہے۔ اگر ف کلمہ ساکن تھا اور انتقال حرکت کی وجہ سے متحرک ہو تو حرکت برقرار رہے گی۔ لیکن اگر ف کلمہ پہلے سے ہی مفتوح تھا تو اس کی زبر کو پیش یا زیر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

يَخْوَفٌ سے جمع مؤنث کا صیغہ يَخْوَفْنَ بنے گا۔ حرف علت واؤ متحرک ہے تو یہ اپنی حرکت ما قبل حرف کو منتقل کر کے خود الف میں بدل جائے گا۔ يَخَافْنَ، اب چونکہ لام کلمہ پر سکون ہے اس لیے حرف علت گر جائے گا، يَخْفَنَ باقی رہ جائے گا۔ يَقُولُ سے يَقُولْنَ اور پھر يَقُلْنَ۔ يَبِيعُ سے يَبِيعْنَ اور پھر يَبِعْنَ۔ یہ تین مثالیں تھیں منتقل شدہ حرکت کے برقرار رہنے کی؛ کیونکہ فاکلمہ اصلاً ساکن تھا، بعد میں اس پر حرکت منتقل ہو کر آئی ہے۔

خَوْفٌ ماضی سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ خَوْفْنَ بنے گا، حرف علت متحرک ہے، ما قبل زبر ہے واؤ تبدیل ہو کر الف بن گئی، خَافْنَ چونکہ لام کلمہ پر سکون ہے اس لیے قاعدہ نمبر تین کی رو سے الف گر جائے گا۔ اب دیکھیں کہ فاکلمہ اصلاً ساکن نہیں بلکہ مفتوح ہے تو اس کی زبر کو زیر یا پیش سے بدلیں گے۔ اور یہ ہمیں اس کے مضارع سے معلوم ہو گا۔ اگر مضارع مضموم العین ہے تو پیش سے بدلیں گے ورنہ زیر سے۔ مثلاً: يَخْوَفُ۔ اس کا مضارع مفتوح العین ہے تو زبر کو زیر سے بدلیں گے یعنی خَفْنَ۔ مضارع مکسور العین کی مثال يَبِيعُ سے جمع مؤنث کا صیغہ يَبِعْنَ پہلے

بَاعَنَ اور پھر بَعْنَ بنے گا۔

مضارع مضموم العين کی مثال: باب نصر سے قَوْلٌ، جمع مؤنث کا صیغہ قَوْلُنَّ، یہ پہلے قَالُنَّ اور پھر قُلُنَّ بنے گا۔ اسی طرح ذُقْنِ، قُنُنَّ وغیرہ۔

4- اجوف والے ثلاثی مجرد میں اسم فاعل بنانے کے لیے اسم فاعل کے ع کلمہ پر آنے والے حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

خَاوِفٌ = خَائِفٌ بَايِعٌ = يَائِعٌ قَاوِلٌ = قَائِلٌ

5- اجوف واوی سے اسم مفعول بنانے کے لیے واؤ اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرے گا۔ اس کے بعد حرف ساکن ہے۔ اس لیے وہ گر جائے گا۔ اور مَقُولٌ کے وزن پر آئے گا۔

مَقْوُولٌ = مَقُولٌ مَخْوُوفٌ = مَخُوفٌ مَكْوُونٌ = مَكُونٌ

6- اجوف یائی کا اسم مفعول مَفِيئٌ اور مَفْعُولٌ دونوں کے وزن پر آتا ہے۔

عَابَ يَعِيْبُ عَيْبًا سے مَعِيْبٌ اور مَعْيُوبٌ

بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا سے مَبِيْعٌ اور مَبْيُوعٌ

7- اجوف کا ماضی مجہول فَيِلَ کے وزن پر آتا ہے۔ قَالَ سے قَيْلٌ، بَاعَ سے بِيْعٌ

8- ایک لفظ میں دو حرف علت اکٹھے ہو جائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر کے ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔

اس قاعدے کی رو سے فَيْعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسماء میں تبدیلی ہوتی ہے۔ سَاءَ اصل میں سَوَاءٌ

ہے، اس سے اسم صفت کا صیغہ فَيْعِلٌ کے وزن پر سَيُوءٌ بنتا ہے جو اس قاعدے کے تحت سَيِّءٌ بن جاتا ہے۔ اسی

طرح مَاتَ يَمِيْتُ مَوْتًا سے مَيُوتٌ پھر مَيِّتٌ، طَابَ يَطِيْبُ سے طَيِّبٌ اور پھر طَيِّبٌ۔

بتائیے کہ سَادَ (سَوَدٌ)، بَانَ (يَبِيْنٌ) لَانَ (لَيِّنٌ) سے اس قاعدے کے تحت کون کون سے اسماء بنیں گے؟

اجوف کی گردانیں

اجوف واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب نصر]

قَالَ، قَالَا، قَالُوا، قَالَتْ، قَالَتَا، قُلْنَ، قُلْتِ، قُلْتِمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتِمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُمْ، قُلْنَا

ماضی مجہول کی گردان

قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا، قِيلَتْ، قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتِ، قُلْتِمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتِمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُمْ، قُلْنَا

مضارع معروف کی گردان

يَقُولُ، يَقُولَانِ، يَقُولُونَ، يَقُولُ، يَقُولَانِ، يَقُولْنَ، يَقُولُ، يَقُولَانِ، يَقُولُونَ، يَقُولِينَ،
تَقُولُ، تَقُولَانِ، تَقُولْنَ، أَقُولُ، نَقُولُ

مضارع مجہول کی گردان

يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ، يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالْنَ، يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ، يُقَالِينَ،
تُقَالُ، تُقَالَانِ، تُقَالْنَ، أُقَالُ، نُقَالُ

امر حاضر معروف کی گردان

قُلْ، قُولَا، قُولُوا، قُولِي، قُولَا، قُلْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِتَقُلْ، لِيُقَالَا، لِيُقَالُوا، لِيُقَالِي، لِيُقَالَا، لِيُقَالْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يَقُلْ، لَا يَقُولَا، لَا يَقُولُوا، لَا تَقُلْ، لَا تَقُولَا، لَا تَقُولُوا، لَا تَقُولِي،
لَا تَقُولَا، لَا تَقُولْنَ، لَا أَقُلْ، لَا نَقُلْ

نبی مجهول کی گردان

لَا يُقْلُ، لَا يُقَالَا، لَا يُقَالُوا، لَا تُقَلُّ، لَا تُقَالَا، لَا يُقَلْنَ، لَا تُقَلُّ، لَا تُقَالَا، لَا تُقَالُوا، لَا تُقَالِي،
لَا تُقَالَا، لَا تُقَلْنَ، لَا أُقَلُّ، لَا نُقَلُّ

اجوف یائی سے ماضی معروف کی گردان

شَاءَ، شَاءَا، شَاءُوا، شَاءَتْ، شَاءَتَا، شَاءَنْ، شِئْتِ، شِئْتِمَا، شِئْتُمْ، شِئْتِ، شِئْتِمَا، شِئْتِنِ،
شِئْتِ، شِئْنَا

ماضی مجهول کی گردان

شِئَءَ، شِئِءَا، شِئِئُوا، شِئِئَتْ، شِئِئْتَا، شِئِنِ، شِئْتِ، شِئْتِمَا، شِئْتُمْ، شِئْتِ، شِئْتِمَا، شِئْتِنِ،
شِئْتِ، شِئْنَا

مضارع معروف کی گردان

يُشَاءُ، يُشَاءَانِ، يُشَاءُونَ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، يَشَانِ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، تُشَاءُونَ، تُشَاءِينَ،
تُشَاءَانِ، تُشَانِ، أَشَاءُ، نَشَاءُ

مضارع مجهول کی گردان

يُشَاءُ، يُشَاءَانِ، يُشَاءُونَ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، يُشَانِ، تُشَاءُ، تُشَاءَانِ، تُشَاءُونَ، تُشَاءِينَ،
تُشَاءَانِ، تُشَانِ، أُشَاءُ، نُشَاءُ

امر حاضر معروف کی گردان

شَا، شَاءَا، شَاءُوا، شَائِي، شَاءَا، شَانِ

امر حاضر مجهول کی گردان

لِتَشَا، لِتَشَاءَا، لِتَشَاءُوا، لِتَشَائِي، لِتَشَاءَا، لِتَشَانِ

مشق نمبر 12

مختصر جواب لکھیں۔

- 1- وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حرف ایک جیسے ہوں اس کا نام بتائیں۔
- 2- دو حروف آنے کی کتنی صورتیں ہو سکتی ہیں؟
- 3- جس مادے میں دو حرف ایک جیسے ہوں پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک؛ تو ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں؟
- 4- ساکن اور مجزوم میں فرق بیان کریں۔
- 5- وہ لفظ جس کے ف کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت ہو اسے کیا کہتے ہیں؟
- 6- استثناء کا مطلب بیان کریں۔
- 7- مثال واوی کے فعل مضارع میں کس کس باب میں واؤ گر جاتا ہے؟
- 8- اجوف کا ماضی مجہول کس وزن پر آتا ہے؟
- 9- مثال یائی کی تعریف لکھیں۔
- 10- اجوف کی تعریف لکھیں۔

خالی جگہ پر کریں۔

- 1- مضاعف کا معنی ہے.....
- 2- وہ فعل جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں اسے..... کہتے ہیں۔
- 3- ساکن کا معنی ہے ایسا حرف جس پر کوئی..... نہ ہو۔
- 4- مجزوم وہ ہوتا ہے جس پر کسی عامل کی وجہ سے..... کی علامت آئے۔
- 5- وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اسے..... کہتے ہیں۔
- 6- وہ معتل جس میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اسے..... کہتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں۔

1۔ کسی مادے میں دو حرف ایک جیسے آنے کی صورتیں ہوتی ہیں:

4 2 3

2۔ اگر مثلین متحرک ہیں تو..... کی حرکت کو گرا کر ساکن کر دیتے ہیں:

مثل اول مثل ثانی مثل ثالث

3۔ اگر مثلین متحرک ہوں اور ان سے پہلے والا حرف ساکن ہو تو..... کی حرکت کو ساکن حرف کو دے کر

ادغام کر دیتے ہیں:

مثل اول مثل ثانی مثل اول اور مثل ثانی دونوں

4۔ ایسا حرف جو ذاتی طور پر حرکت سے محروم ہو، وہ کہلاتا ہے:

مجزوم ساکن متحرک

5۔ مجزوم وہ حرف ہوتا ہے جس پر کسی..... کی وجہ سے علامت سکون آئے:

عامل فاعل حرف جر

6۔ اگر مثل اول متحرک ہو اور مثل ثانی ساکن ہو تو:

ادغام ہوتا ہے ادغام نہیں ہوتا مرضی ہے ادغام کریں نہ کریں

7۔ باب افتعال کاف کلمہ اگر ص ظ ط میں سے کوئی ایک ہو تو باب افتعال کی تبدیلی ہو کر بن جائے گی:

ط ظ ض

8۔ وہ لفظ جس میں ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، وہ کہلاتا ہے:

لفیف مضاعف مثال

9۔ وہ معتل جس میں ع کلمہ کی جگہ واؤ ہو، وہ کہلاتا ہے:

اجوف یائی مثال واوی اجوف واوی

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں۔

يُمْدُ	أُصِدُّ	يُظَنُّ	وَدُّوا
صَلَّ	تَهَبُ	يَرِثَانِ	تَعُدُّ
جُدُّ	وَقَعُوا	يَذِرُ	مُتُّ
فَازَ	نَمَسُ	قُمُ	نَمُوْتُ
يُؤَلِّجُ	يَخَافُونَ	شَقَقْتُمَا	تَذُوقُ

درج ذیل آیات کا ترجمہ و ترکیب کریں، مضاعف، مثال اور اجوف کے صیغوں کو پہچانیں اور بتائیں کہ کون کون سے قواعد لگے ہیں۔

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ	وَحَاجَّةُ قَوْمَهُ قَالَ اتَّخَجُونِي فِي اللَّهِ
وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ	وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ
ثُمَّ اضْطَرَّهٗ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ	يَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ	يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
فَقِفُّوا إِلَى اللَّهِ	فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ
الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
فَقَعُوا إِلَىٰ سَجْدَيْنَ	يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ	أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ
فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا	مَا ذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا
إِنِّي تُبْتُ النَّاسَ	أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا	ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ	إِنِّي أَعِذُهَا بِكَ

ناقص

وہ لفظ جس میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو؛ ناقص کہلاتا ہے۔ اگر ل کی جگہ واؤ ہو تو ناقص واوی کہلائے گا مثلاً: دَعَوْ، دَعَا [دَعَا] اور عَفَّو، عَفَّو [عَفَا]۔ اگر ل کلمہ کی جگہ ی ہو تو اسے ناقص یائی کہیں گے مثلاً: خَشِيئَةً، خَشِيَ اور سَعَى، سَعَى [سَعَى]۔

الفاظ معانی [ناقص]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	باب	مضارع	ماضی
197	پکارنا	دع و	دُعَاءٌ	أُدْعُ	ن	يَدْعُو	دَعَا
163	ہدایت دینا	ہدی	هِدَايَةٌ	اهْدِ	ض	يَهْدِي	هَدَى
116	بدلہ دینا	جزی	جَزَاءٌ	اجْزِ	ض	يَجْزِي	جَزَى
97	راضی ہونا	رض و	رِضْوَانًا	ارْضِ	س	يَرْضِي	رَضِيَ
62	فیصلہ کرنا	ق ض ی	قَضَاءٌ	اقْضِ	ض	يَقْضِي	قَضَى
61	پڑھنا	ت ل و	تِلَاوَةً	اتْلُ	ن	يَتْلُو	تَلَا
60	جاری ہونا	جری	جَرْيَانًا	اجرِ	ض	يَجْرِي	جَرَى
48	ڈرنا	خ ش ی	خَشِيئَةً	اخْشِ	س	يَخْشِي	خَشِيَ
36	بھول جانا	ن س ی	نَسْيَانًا	انسِ	س	يَنْسِي	نَسِيَ
32	کافی ہونا	ك ف ی	كِفَايَةً	اكْفِ	ن	يَكْفُو	كَفَى
30	معاف کرنا	ع ف و	عَفْوًا	اعْفُ	ن	يَعْفُو	عَفَا
29	نافرمان ہونا	ب غ ی	بَغْيًا	ابْغِ	ض	يَبْغِي	بَغَى

ناقص کے قواعد:

1- اجوف والا پہلا قاعدہ ناقص میں بھی لگتا ہے۔ واؤ اور یا متحرک ہوں، ما قبل زبر ہو تو انہیں الف میں بدل

دیتے ہیں۔ دَعَوَ = دَعَا تَكَو = تَكَا

اس قاعدے میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اگر ناقص یائی ہو تو وہ بھی الف میں بدلتی ہے لیکن اسے الف مقصورہ کی شکل میں لکھتے ہیں۔

مَشَى سے مَشَى عَصَى سے عَصَى

استثناء:

اس قاعدے کے دو استثناء ہیں:

ناقص یائی کے فعل ماضی کے بعد اگر مفعولی ضمیر [ضمیر منصوب متصل] آرہی ہو تو اسے الف مقصورہ کے بجائے عام الف سے ہی لکھا جاتا ہے۔ عَصَى سے عَصَانِي۔

دوسرا استثناء یہ ہے کہ ماضی کا دوسرا صیغہ [تثنیہ مذکر غائب] اور مضارع کے تثنیہ کے چاروں صیغے اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

ماضی: مَشَيْتَا، دَعَوَا

مضارع: يَمْشِيَانِ، تَمْشِيَانِ، يَدْعُوَانِ، تَدْعُوَانِ

2- ناقص کے لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کی پہچان والا حرف علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرف علت گر جاتا ہے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ ناقص کے ماضی کا جمع مذکر والا صیغہ فَعَوَا کے وزن پر آتا ہے۔

دَعَوَا سے دَعَوُوا [صیغہ جمع مذکر غائب] اس کے لام کلمہ کا حرف علت واؤ گر اتو دَعَوُوا باقی رہا۔ مَشَى سے

مَشَيْتُوا بنا، حرف علت یا گری تو باقی مَشَيْتُوا رہا۔

3- ناقص میں مضموم "و" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم "ی" کے ماقبل کسرہ ہو تو

"ی" ساکن ہو جاتی ہے۔

دَعَوَا کا مضارع يَدْعُو بنتا ہے جو اس قاعدے کی رو سے يَدْعُو ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رَفَعَى سے مضارع

رَفَعَى بنتا ہے جو اس قاعدے کی وجہ سے يَرَفَعَى ہو جاتا ہے۔

توجہ:

نسی کا مضارع یَنْسِیٰ بنتا ہے جو بعد میں یَنْسِیٰ ہو جاتا ہے۔ یہاں ناقص کا قاعدہ نمبر ایک لگا ہے۔ کیونکہ حرف علت سے پہلے ضمہ یا کسرہ نہیں بلکہ فتح ہے۔

4- ناقص واوی آخر میں آنے والی "و" کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

ناقص واوی جب باب سَمْع سے آئے تو اس قاعدے کا اطلاق ہو گا۔

رَضُوْا سے رَضِیَ غَشِیَوْا سے غَشِیَ

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کے فعل ماضی مجہول پر یہ قاعدہ لگتا ہے۔ کیونکہ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہوتا

ہے فَعِل۔

تَلَوْا سے تَلِیَ دُعُوا سے دُعِیَ عَفُوا سے عَفِیَ

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تَوْب کی جمع تَوْبَاتٌ، صَامَ یَصُومُ کا مصدر صَبَامٌ اور قَامَ یَقُومُ کا مصدر قَبَامٌ

کیوں آتا ہے؟

5- ساکن حرف علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔

تَدْعُوْ مضارع سے فعل امر بناتے وقت علامت مضارع کو گرایا، ہمزۃ الوصل لگایا، لام کلمہ مجزوم ہونے کی

وجہ سے گر گیا تو باقی اُدْعُ بچا۔ تَخْشِی سے اِخْشَ

اسی طرح جب فعل مضارع پر کوئی حرفِ جازمہ داخل ہو گا تو بھی آخر سے حرفِ علت گر جائے گا۔

یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ یَخْشِی سے لَمْ یَخْشَ

6- ناقص کا فعل مضارع اگر منصوب ہو تو حرفِ علت برقرار رہتے ہیں۔

لَنْ یَدْعُوْ لَنْ نَدْعُوْ لَنْ یَخْشِی لَنْ یَلْقِی

7- ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے۔ اس سے پہلے اگر کسرہ یا

ضمہ ہو تو آخر میں تنوین کسرہ لگاتے ہیں۔ یہ قاعدہ زیادہ تر ناقص کے اسم فاعل پر لاگو ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے پہلے

فتح ہو تو تنوین فتح لگاتے ہیں، قاعدے کا یہ حصہ اسم ظرف پر لاگو ہوتا ہے۔

دَعَا (دَعَوَ) کا اسم فاعل دَاعٍ بِنِ گے۔ اس میں واؤ چوتھے نمبر پر ہے اس لیے گر جائے گا۔ دَاعٍ بِنِ گے۔

قَاضٍ سے قَاضٍ - رَاضٍ سے رَاضٍ

• اسم ظرف کی مثالیں: مَدْعُوٌّ سے مَدْعِيٌّ - مَجْرِيٌّ سے مَجْرِيٌّ

ہم کتاب النحو میں پڑھ چکے ہیں کہ قَاضٍ وغیرہ سے پہلے الف لام آئے تو حرف علت واپس آجاتا ہے۔

جَاءَ الْقَاضِيُ - رَأَيْتُ الْقَاضِيَّ - مَرَرْتُ بِالْقَاضِيِّ

8- ناقص واوی سے اسم مفعول مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مَدْعُوٌّ، مَتَلُوٌّ، مَعْفُوٌّ اور ناقص یائی سے اسم

مفعول مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مَعْنِيٌّ، مَهْدِيٌّ، مَرَضِيٌّ، مَقْضِيٌّ

ناقص کی گردانیں

ناقص واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب سمع]

رَضِيَ، رَضِيًّا، رَضُوا، رَضِيْتُ، رَضَيْتَا، رَضِينِ، رَضَيْتَ، رَضَيْتُمَا، رَضَيْتُمْ، رَضَيْتِ، رَضَيْتُمَا،

رَضَيْتُنَّ، رَضَيْتُ، رَضِينَا

ماضی مجہول کی گردان

رَضِيَ، رَضِيًّا، رَضُوا، رَضِيْتُ، رَضَيْتَا، رَضِينِ، رَضَيْتَ، رَضَيْتُمَا، رَضَيْتُمْ، رَضَيْتِ، رَضَيْتُمَا،

رَضَيْتُنَّ، رَضَيْتُ، رَضِينَا

مضارع معروف کی گردان

يُرَضِي، يُرَضِيَانِ، يُرَضُونَ، تَرَضِي، تَرَضِيَانِ، يَرَضِينِ، تَرَضِي، تَرَضِيَانِ، تَرَضُونَ، تَرَضِينِ،

تَرَضِيَانِ، تَرَضِينِ، أَرَضِي، نَرَضِي

مضارع مجہول کی گردان

يُرَضِي، يُرَضِيَانِ، يُرَضُونَ، تَرَضِي، تَرَضِيَانِ، يَرَضِينِ، تَرَضِي، تَرَضِيَانِ، تَرَضُونَ، تَرَضِينِ،

تُرْضِيَانِ، تُرْضِيْنَ، اُرْضَى، نُرْضِيْ

امر حاضر معروف کی گردان

اِرْضُ، اِرْضِيَا، اِرْضُوا، اِرْضَى، اِرْضِيَا، اِرْضِيْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِئُرْضَ، لِئُرْضِيَا، لِئُرْضُوا، لِئُرْضَى، لِئُرْضِيَا، لِئُرْضِيْنَ

نہی معروف کی گردان

لَا يُرْضُ، لَا يُرْضِيَا، لَا يُرْضُوا، لَا تُرْضُ، لَا تُرْضِيَا، لَا تُرْضُوا،

لَا تُرْضَى، لَا تُرْضِيَا، لَا تُرْضِيْنَ، لَا أُرْضُ، لَا تُرْضُ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُرْضُ، لَا يُرْضِيَا، لَا يُرْضُوا، لَا تُرْضُ، لَا تُرْضِيَا، لَا يُرْضِيْنَ، لَا تُرْضُوا،

لَا تُرْضَى، لَا تُرْضِيَا، لَا تُرْضِيْنَ، لَا أُرْضُ، لَا تُرْضُ

ناقص واوی سے ماضی معروف کی گردان [باب نصر]

دَعَا، دَعَا، دَعُوا، دَعَتْ، دَعْتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ،

دَعَوْتُ، دَعَوْنَا

ماضی مجہول کی گردان

دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوا، دُعِيَتْ، دُعِيْتَا، دُعِيْنَ، دُعِيَتْ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُمْ، دُعِيَتْ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُنَّ،

دُعِيْتُ، دُعِينَا

مضارع معروف کی گردان

يَدْعُو، يَدْعُوَانِ، يَدْعُونَ، تَدْعُو، تَدْعُوَانِ، تَدْعُونَ، تَدْعِيْنَ،

رُمِيتُ، رُمِيتَا

مضارع معروف کی گردان

يُرْمِي، يُرْمِيَانِ، يُرْمُونَ، تُرْمِي، تُرْمِيَانِ، تُرْمِينِ، تُرْمُونَ، تُرْمِيَانِ،
تُرْمِيْنَ، اُرْمِي، نُرْمِي

مضارع مجہول کی گردان

يُرْمِي، يُرْمِيَانِ، يُرْمُونَ، تُرْمِي، تُرْمِيَانِ، يُرْمِيْنَ، تُرْمِي، تُرْمِيَانِ، تُرْمِيْنَ،
تُرْمِيْنَ، اُرْمِي، نُرْمِي

امر حاضر معروف کی گردان

اُرْمِ، اُرْمِيَا، اُرْمُوا، اُرْمِيْ، اُرْمِيَا، اُرْمِيْنَ

امر حاضر مجہول کی گردان

لِيُرْمِ، لِيُرْمِيَا، لِيُرْمُوا، لِيُرْمِ، لِيُرْمِيَا، لِيُرْمِيْنَ، لِيُرْمِ، لِيُرْمِيَا، لِيُرْمِيْنَ،
لِيُرْمِيْنَ، لِيُرْمِ، لِيُرْمِ

نہی معروف کی گردان

لَا يُرْمِ، لَا يُرْمِيَا، لَا يُرْمُوا، لَا تُرْمِ، لَا تُرْمِيَا، لَا يُرْمِيْنَ، لَا تُرْمِ، لَا تُرْمِيَا، لَا تُرْمِيْنَ،
لَا تُرْمِيَا، لَا تُرْمِيْنَ، لَا اُرْمِ، لَا نُرْمِ

نہی مجہول کی گردان

لَا يُرْمِ، لَا يُرْمِيَا، لَا يُرْمُوا، لَا تُرْمِ، لَا تُرْمِيَا، لَا يُرْمِيْنَ، لَا تُرْمِ، لَا تُرْمِيَا، لَا تُرْمِيْنَ،
لَا تُرْمِيَا، لَا تُرْمِيْنَ، لَا اُرْمِ، لَا نُرْمِ

لفیف

وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروفِ علت ہوں۔ لفیف کا معنی ہے: لپٹا ہوا۔ چونکہ یہ لفظ بھی دو حروفِ علت میں لپٹا ہوا ہوتا ہے اس لیے اسے لفیف کہتے ہیں۔ اگر حروفِ علت ف اور ل کی جگہ ہوں تو اسے لفیف مفروق کہیں گے جیسے: وَقِي [وَقِي] - وَفِي [وَفِي] - وَوِي [وَوِي] - اَلْاَلِ [اَلْاَلِ]۔ اگر حروفِ علت ع اور ل کی جگہ ہوں تو لفیف مقرون کہیں گے۔ جیسے طَوِي [طَوِي] - رَوِي [رَوِي] - حَوِي [حَوِي]۔

مفروق: فرق سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: الگ الگ ہونا۔ چونکہ اس میں دونوں حرفِ علت الگ الگ ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام لفیف مفروق ہے۔

مقرون: قرآن سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: ملا ہوا ہونا۔ چونکہ اس میں دونوں حرفِ علت اکٹھے ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام لفیف مقرون ہے۔

لفیف کے قواعد:

اگر آپ لفیف مفروق کی تعریف پر غور کریں تو آپ پر انکشاف ہو گا کہ لفیف مفروق مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔ فاکلمہ پر حرفِ علت کی وجہ سے وہ مثال ہے اور لام کلمہ کی جگہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

اسی طرح لفیف مقرون کو دیکھیں تو وہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔ عین کلمہ پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے اجوف اور لام پر حرفِ علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

آپ کے لیے ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ لفیف کے لیے الگ سے کسی قانون یا قاعدے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لفیف میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ مثال، اجوف اور ناقص کے قاعدوں کے تحت ہی ہوتی ہیں۔

عزیز طلبہ! آپ کی دلچسپی کے لیے لفیف سے متعلق کچھ معلومات ذکر کر دی جاتی ہیں:

1- لفیف مفروق میں ف کلمہ پر واؤ اور ل کلمہ پر یاء آتی ہے۔

2- لفیف مفروق زیادہ تر ثلاثی مجرد کے باب ضرب اور سَمْع سے آتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی باب حسب سے بھی

آجاتا ہے۔

3- لفیف مفروق میں مثال اور اجوف کے قاعدے اکٹھے لگنے کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ بعض الفاظ سے اس کے امر حاضر میں صرف ایک حرف [فعل کا عین کلمہ] باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً وَتَقِي يَتَّقِي سے فعل امر بنانے کے لیے علامت مضارع کو گرایا، باقی رہا قِي، پھر لام کلمہ کو مجزوم کیا تو وہ حرف علت ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ اس طرح فعل امر صرف قِ رہ گیا۔

4- لفیف مقرون میں عموماً عین اور لام کلمہ ہی حرف علت ہوتے ہیں۔ فا اور عین کلمہ حرف علت ہوں تو انہیں لفیف نہیں کہا جاتا۔ قرآن کریم میں اس کی دو مثالیں ہیں: يَوْمٌ اَوْ وَاوِيْلٌ۔
5- لفیف مقرون میں عین کلمہ کی جگہ واؤ ہوتی ہے اور لام کلمہ کی جگہ پر عموماً ياء۔
6- لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے باب ضرب اور سمع سے آتا ہے۔

لفیف کے کچھ مصادر:

ماضی	مضارع	باب	امر	مصدر	مادہ	ترجمہ
وَقِيَ	يَتَّقِي	ض	قِ	وَقَايَةٌ	وقی	بچنا
رَوَى	يَرْوِي	ض	اِزُو	رَوَايَةٌ	روی	روایت کرنا
حَيِيَ	يَحْيِي	س	اِحَى	حَيَوَةٌ	حی	زندہ ہونا
عَيِيَ	يَعْيِي	س	اِعْيَى	عَيًّا	عی	عاجز ہونا
وَلِيَ	يَلِي	ح	لِ	وَلَايَةٌ	ولی	حاکم ہونا / قریب ہونا

مشق اور دہرائی کی اہمیت

عربی کا مشہور مقولہ ہے:

إِذَا تَكَرَّرَ تَقَرَّرَ جب کسی چیز کو بار بار دہرایا جاتا ہے تو وہ پختہ ہو جاتی ہے۔

الفاظ معانی [غیر صحیح - باب افعال]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	مضارع	ماضی
782	ایمان لانا	ء م ر ن	إِيمَانًا	أَمِنُ	يُؤْمِنُ	أَمِنَ
272	لے آنا	ء ت ی	إِيتَاءًا	أَتِ	يُؤْتِي	أَتَى
139	ارادہ کرنا	ر و د	إِرَادَةً	أَرِدُ	يُرِيدُ	أَرَادَ
74	اطاعت کرنا	ط و ع	إِطَاعَةً	أَطِيعُ	يُطِيعُ	أَطَاعَ
72	وحی کرنا	و ح ی	إِيْحَاءً	أَوْحِ	يُوحِي	أَوْحَى
71	ڈالنا	ل ق ی	إِلْقَاءً	أَلْقِ	يُلْقِي	أَلْقَى
68	گمراہ کرنا	ض ل ل	إِضْلَالًا	أَضِلُّ	يُضِلُّ	أَضَلَّ
67	کھڑا کرنا	ق و م	إِقَامَةً	أَقِمُ	يُقِيمُ	أَقَامَ
65	پہنچانا	ص و ب	إِصَابَةً	أَصِبُ	يُصِيبُ	أَصَابَ
64	محبت کرنا	ح ب ب	إِحْبَابًا	أَحِبُّ	يُحِبُّ	أَحَبَّ
53	زندہ کرنا	ح ی ی	إِحْيَاءً	أَحْيِ	يُحْيِي	أَحْيَى
44	دکھانا	ر ع ی	إِرَاءَةً	أَرِ	يُرِي	أَرَى
41	غنی کرنا	غ ن ی	إِغْنَاءً	أَغْنِ	يُغْنِي	أَغْنَى
23	نجات دینا	ن ج ی	إِنْجَاءً	أَنْجِ	يُنْجِي	أَنْجَى
22	بنانا	ن ش ء	إِنْشَاءً	أَنْشِ	يُنْشِئُ	أَنْشَأَ
22	چکھانا	ذ و ق	إِذْقَةً	أَذِقُ	يُذِيقُ	أَذَقَ
21	حلال کرنا	ح ل ل	إِحْلَالًا	أَحِلِّ	يُحِلُّ	أَحَلَّ
21	مارنا	م و ت	إِمَاتَةً	أَمِتُ	يُيَبِتُ	أَمَاتَ

20	تیار کرنا	عدد	إِعْدَادًا	أَعْدِدُ	يُعِدُّ	أَعَدَّ
18	پورا کرنا	وفی	إِيفَاءً	أَوْفِ	يُوفِي	أَوْفَى
18	چھپانا	خفی	إِخْفَاءً	أَخْفِ	يُخْفِي	أَخْفَى
18	رات کو لے جانا	سری	إِسْرَاءً	أَسْرِ	يُسْرِئُ	أَسْرَى
17	پورا کرنا	تمم	إِتْمَامًا	أَتِمُّ	يُتِمُّ	أَتَمَّ
16	ایذا دینا	عذی	إِذَاءً	أِذِ	يُؤْذِي	أَذَى

الفاظ معانی [غیر صحیح - بقیہ ابواب مزید فیہ]

تعداد	ترجمہ	مادہ	مصدر	امر	باب	مضارع	ماضی
215	بچنا	وقی	إِتْقَاءً	إِتَّقِ	افتعال	يَتَّقِي	إِتَّقَى
128	پکڑنا	عخذ	إِتْخَاذًا	إِتَّخِذْ	افتعال	يَتَّخِذُ	إِتَّخَذَ
79	پھر جانا	ولی	تَوَلَّيَا	تَوَلَّ	تفعل	يَتَوَلَّى	تَوَلَّى
61	ہدایت پر ہونا	ہدی	إِهْتِدَاءً	إِهْتَدِ	افتعال	يَهْتَدِي	إِهْتَدَى
59	گھڑنا	فری	إِفْتِرَاءً	إِفْتَرِ	افتعال	يَفْتَرِي	إِفْتَرَى
48	چاہنا	بغی	إِبْتِغَاءً	إِبْتَغِ	افتعال	يَبْتَغِي	إِبْتَغَى
47	ڈٹے رہنا	قوم	إِسْتِقَامَةً	إِسْتَقِمْ	استفعال	يَسْتَقِيمُ	إِسْتَقَامَ
45	والی ہونا	ولی	تَوَلَّيَةً	وَلِّ	تفعیل	يُؤَلِّي	وَلَّى
44	بھروسہ کرنا	وکل	تَوَكُّلًا	تَوَكَّلْ	تفعل	يَتَوَكَّلُ	تَوَكَّلَ
44	پکارنا	ندی	نِدَاءً	نَادِ	مفاعله	يُنَادِي	نَادَى
42	طاقت رکھنا	طوع	إِسْتِطَاعَةً	إِسْتَطِعْ	استفعال	يَسْتَطِيعُ	إِسْتَطَاعَ
39	نجات دینا	نجی	تَنْجِيَةً	نَجِّ	تفعیل	يُنَجِّي	نَجَّى
28	بات ماننا	جوب	إِسْتِجَابَةً	إِسْتَجِبْ	استفعال	يَسْتَجِيبُ	إِسْتَجَابَ

26	مزین کرنا	زی ن	تَزَيَّنَّا	زَيَّنَ	تفعیل	يُزَيِّنُ	زَيَّنَ
25	پورا دینا	وف ی	تَوَفَّيْنَا	تَوَفَّ	تفعل	يَتَوَفَّى	تَوَفَّى
23	مذاق بنانا	ه ز ء	اسْتَهْزَأَ	اسْتَهْزِئُ	استفعال	يَسْتَهْزِئُ	اسْتَهْزَأَ
18	واضح کرنا	ب ی ن	تَبَيَّنَّا	تَبَيَّنَ	تفعل	يَتَبَيَّنُ	تَبَيَّنَ
16	بازرہنا، مکمل ہونا	ن ہ ی	انْتَهَاءَ	انْتَهَ	انفعال	يُنْتَهَى	انْتَهَى
9	باہم سوال کرنا	س ء ل	تَسَاءَلَا	تَسَاءَلُ	تفاعل	يَتَسَاءَلُ	تَسَاءَلُ
3	سیاہ ہونا	س و د	اسْوَدَّادًا	اسْوَدَّ	افعال	يَسْوَدُّ	اسْوَدَّ
3	سفید ہونا	ب ی ض	اِبْيَضًا	اِبْيَضَ	افعال	يَبْيِضُ	اِبْيَضَ

خوشخبری

علم الصرف کے تینوں حصوں میں ہم نے جن قرآنی الفاظ کے معانی یاد کیے ہیں وہ قرآن کریم کے مجموعی حجم کا 80 فیصد حصہ بنتے ہیں۔ الحمد للہ اگر آپ ان میں سے ہر ایک مصدر سے ماضی معروف و مجہول، مثبت و منفی، مضارع معروف و مجہول، مثبت و منفی اور امر و نہی کی گردانیں دہرائیں تو آپ کے لیے بہت آسانی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

فعل ماضی کی مزید تفصیلات

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی کے چودہ صیغے یا شکلیں ہوتی ہیں۔ یہ سب صیغے فعل کے ماڈے میں مذکر، مؤنث اور متثنیہ، جمع کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ علامتیں اور ضمیریں لگانے سے بنتے ہیں۔ ہر صیغہ فعل میں فاعل یا نائب فاعل کی جنس اور عدد کے ساتھ ساتھ اس کے غائب، حاضر یا متکلم ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ صیغوں کی ترتیب ہر زمانے کے ہر فعل کی ہر گردان میں ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے۔

فعل ماضی قریب

فعل ماضی قریب یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام ابھی ہوا ہے۔ فعل ماضی سے پہلے قَدْ لگادیں تو وہ فعل ماضی قریب کے معنی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ لفظ قَدْ یقین کے معنی بھی دیتا ہے۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ یقیناً نماز کھڑی ہو گئی ہے۔

- قَدْ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی قریب کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل ماضی بعید

فعل ماضی بعید یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام بہت پہلے ہوا تھا۔ فعل ماضی سے پہلے [کَانَ] لگادیں تو وہ بعید کے معنی دیتا ہے۔ کَانَ اَکَلَ - اس نے کھایا تھا۔ کَانَ اَکَلَا - ان دونوں نے کھایا تھا۔

- کَانَ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی بعید کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل ماضی استمراری Past Continuous

فعل ماضی استمراری یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام کافی عرصے تک ہوتا رہا ہے۔ فعل مضارع سے پہلے کَانَ لگادیں تو وہ ماضی استمراری کے معنی دیتا ہے۔ کَانَ سے پہلے ہَا یَا لگادیں تو ماضی منفی استمراری کے معنی بن جاتے ہیں۔

کَانَ یَا کُلَّانِ الطَّعَامِ - وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

- ہر باب سے ماضی استمراری کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل ماضی استمراری کی مثالیں تلاش کریں۔

فعل جحد

فعل ماضی کو منفی معنی دینے کے لیے فعل مضارع سے پہلے لَمَّ لگا کر فعل کو مجزوم کر دیا جاتا ہے۔ اسے

فعل جحد کہتے ہیں۔ جحد کا معنی ہے انکار۔ لَمْ حروفِ جازمہ میں سے ایک ہے۔ لَمْ یَشْكُرْ۔ اس نے شکر ادا نہیں کیا۔
• لَمْ کے ساتھ ہر باب کی گردان کریں۔ قرآن کریم سے فعل جحد کی مثالیں تلاش کریں۔

افعال مدح اور ذم

یہ وہ الفاظ ہیں جو کسی کی تعریف یا مذمت کے لیے عربی زبان میں ذکر کیے جاتے ہیں یہ کل چار الفاظ ہیں۔ ان میں سے دو تعریف کے لیے اور دو مذمت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مدح اور تعریف کے لیے: نِعْمَ حَبْنًا۔ بہت اچھا ہے! کتنا اچھا ہے! [حَبْنًا قرآن کریم میں نہیں آیا۔]

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ وہ کتنا اچھا کھولا ہے اور کیا خوب مددگار ہے!

نِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِ کتنا اچھا انعام ہے عمل کرنے والوں کا!

مذمت اور برائی کے لیے: بُئْسَ سَاءً۔ کتنا برا ہے!، بہت برا ہے!

بُئْسَ الشَّرَابُ ۗ وَ سَاءَتْ مُرْتَفَقًا کتنا برا مشروب ہے اور کتنی بری آرام گاہ ہے!

مَا وَبَهُمُ النَّارُ ۗ وَ بُئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ظالموں کا بہت برا ٹھکانا ہے۔

جَهَنَّمَ ۗ يَصْلَوْنَهَا ۗ وَ بُئْسَ الْقَرَارُ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور وہ رہنے کی کیسی بری جگہ ہے!

مَا وَبَهُمُ جَهَنَّمَ ۗ وَ سَاءَتْ مَصِيرًا ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ نہایت برا انجام ہے۔

أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ذرا دیکھو تو! کتنا برا بوجھ ہے جو وہ لاد رہے ہیں۔

أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ذرا دیکھو تو! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

وَ بُئْسَ الْمَصِيرُ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَلْيُبْسِ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ پس تکبر کرنے والوں کا کیسا برا ٹھکانہ ہے!

فعل مضارع کی مزید تفصیلات

فعل مضارع زمانہ حال اور مستقبل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ فعل مضارع، فعل ماضی کے مادے سے بنتا ہے لیکن اپنے حروف یعنی حروف مضارع کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

فعل مضارع کی علامتیں

فعل مضارع میں چار حروف مضارع کی علامتیں ہیں جو فعل مضارع کو فعل ماضی سے الگ کرتے ہیں۔ [حی] [یا] مفتوحہ، [ت] [تائے] مفتوحہ، [أ] [ہمزہ مفتوحہ، اور [ن] [نون مفتوحہ۔ یہ فعل کے مادے کے شروع میں آتے ہیں اور ان کو حروف اکتین بھی کہا جاتا ہے۔

فعل مضارع کی خصوصیات

- فعل مضارع سے پہلے قَدْ لگادیں تو تاکید، تَقْلِيلُ یا امکان کے معنی دیتا ہے۔
- لَامِ تاکید۔ مضارع کے معنی میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- اَلَا برائے مہربانی، براہ کرم۔ مضارع کے شروع میں لگادیں تو گزارش یا التماس کے معنی بن جائیں گے۔
- هَلَّا کیوں نہیں۔ تَحْضِيضُ یعنی ابھارنے کے لیے آتا ہے۔
- هَلَّا تُوْمِنُ۔ تم ایمان کیوں نہیں قبول کرتے!
- فعل مضارع سے فعل امر غائب و متکلم معروف، امر حاضر و غائب و متکلم مجہول بنتے ہیں۔ امر کی ان تینوں قسموں میں لَامِ مکسورہ جسے "لام امر" کہتے ہیں، لگایا جاتا ہے جو فعل کو مجزوم کر دیتا ہے۔ لام امر؛ حروف جازمہ میں سے ایک حرف ہے۔
- فعل مضارع سے فعل جمد بنتا ہے جو فعل ماضی میں منفی کے معنی دیتا ہے۔ اس کے لیے فعل مضارع سے پہلے لَمَّ لگا کر فعل کو مجزوم کر دیا جاتا ہے۔ لَمَّ حرف جازمہ میں سے ایک ہے۔ گزشتہ صفحات میں ہم اس کی گردان کر چکے ہیں۔
- فعل مضارع عام طور پر مرفوع ہوتا ہے۔ مضارع کے مرفوع ہونے کی دو علامتیں ہوتی ہیں۔ پہلی علامت

پیش ہے جو پانچ صیغوں کے آخری حرف پر لگی ہوتی ہے۔ اور دوسری علامت نون اعرابی جو سات صیغوں کے آخر میں لگتا ہے۔ لیکن معرب ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کے اعراب میں تبدیلی آتی ہے اور یہ مرفوع سے منصوب اور مجزوم بھی ہو سکتا ہے۔

• فعل مضارع میں جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث مخاطب کے دونوں صیغے مبنی ہوتے ہیں یعنی ان دونوں پر عامل کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

• فعل مضارع میں لَمْ، لِ [لام امر]، لَا [لائے نہی] کے علاوہ لَمَّا بھی مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے اور فعل ماضی منفی کے معنی دیتا ہے۔ یہ حروف جازمہ میں سے ایک ہے۔ اسی طرح اِنْ اور اِذْمَا شرطیہ بھی۔

فعل مضارع مستقبل کی خصوصیات اور علامتیں

فعل مضارع سے پہلے لَ لام مفتوحہ یا لام تاکید لگادیں اور آخر میں نَ نون مشدّد یا نَ نون ساکن [ان دونوں کو نون تاکید بھی کہتے ہیں] کا اضافہ کر دیں تو فعل کے معنی مستقبل میں کسی کام کے ضرور ہونے یا کرنے کے بن جاتے ہیں۔ ایسے فعل کو فعل مستقبل مؤکد کہتے ہیں۔ فعل مستقبل مؤکد بانون تاکید ثقیلہ "نَ" تمام چودہ صیغوں اور مستقبل مؤکد بانون خفیفہ "نَ" صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ بنتا ہے۔ چاروں نشئیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے صیغوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

قرآنی اسلوب؛ آفاقی حقیقت Universal Truth کے لیے

آفاقی حقیقت یعنی جسے ہر آدمی سمجھتا اور جانتا ہے، اس کے لیے دلیل بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اردو میں آفاقی حقائق کو بیان کرنے کے لیے زمانہ حال لایا جاتا ہے۔ عربی میں اس کے لیے لفظ: "كَانَ" کا استعمال ہوتا ہے۔ ایسے جملوں میں "كَانَ" ماضی کے معنی نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا معنی "ہے" سے کیا جاتا ہے۔

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا اور شیطان تو ہے ہی انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا!

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکر ہے۔

فعل مستقبل مؤکد

فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید [ل] اور آخر میں نون ساکن یا نون مشدّد لگانے سے فعل مضارع؛ فعل مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اس میں تاکید [لازمی کرنے] کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ نون ساکن کو نون خفیہ اور نون مشدّد کو نون ثقیلہ بھی کہتے ہیں۔

گردان نون تاکید ثقیلہ:

لَيُنْصِرَنَّ = وہ ایک مرد ضرور بالضرور مدد کرے گا۔

جمع	ثنیہ	واحد	صيغہ
لَيُنْصِرَنَّ	لَيُنْصِرَانِ	لَيُنْصِرَنَّ	غائب
لَيُنْصِرُنَا	لَتُنْصِرَانِ	لَتُنْصِرَنَّ	
لَتُنْصِرَنَّ	لَتُنْصِرَانِ	لَتُنْصِرَنَّ	حاضر
لَتُنْصِرُنَا	لَتُنْصِرَانِ	لَتُنْصِرَنَّ	
لَنَنْصِرَنَّ		لَا نُنْصِرَنَّ	متکلم

ہوم ورک:

نون تاکید ثقیلہ سے مجہول کی گردان کریں۔ لَيُنْصِرَنَّ۔ قرآن کریم سے نون تاکید ثقیلہ کے صیغے تلاش

کریں۔

درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں، نون تاکید کے صیغوں کی نشاندہی کریں:

لَيُرْزُقْنَهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا
وَلَتَسْعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكُتُبَ
وَلَيُعَلِّمَنَّ الْمُنْفِقِينَ
لَتُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ
بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ
وَلَيُخَلِّنَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

گردان نون تاکید خفیفہ:

صیغہ	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	لَيُنْصِرُنْ	---	لَيُنْصِرُونَ
	لَتُنْصِرُنْ	---	---
حاضر	لَتُنْصِرُنْ	---	لَتُنْصِرُونَ
	لَتُنْصِرِينَ	---	---
متکلم	لَأُنْصِرُنْ	لَنُنْصِرُنْ	

فعل ماضی استمراری

فعل مضارع کے شروع میں گان لگانے سے عام طور پر استمرار [ہیشگی] کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی کسی قرینے کی وجہ سے استمراری کے بجائے صرف ماضی کا معنی بھی کیا جاتا ہے۔

گردان فعل ماضی استمراری:

گانَ يَنْصِرُ = وہ مدد کیا کرتا تھا۔

صیغہ	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	گانَ يَنْصِرُ	گانَا يَنْصِرَانِ	گانُوا يَنْصِرُونَ
	گانَتْ تَنْصِرُ	گانَتَا تَنْصِرَانِ	گانَنَّ يَنْصِرُونَ
حاضر	کُنْتَ تَنْصِرُ	کُنْتِمَا تَنْصِرَانِ	کُنْتُمْ تَنْصِرُونَ
	کُنْتِ تَنْصِرِينَ	کُنْتِمَا تَنْصِرَانِ	کُنْتُنَّ تَنْصِرُونَ
متکلم	کُنْتُ أَنْصِرُ	کُنْنَا نَنْصِرُ	

عزیز طلبہ و طالبات! الحمد للہ؛ آپ نے علم الصرف کا تیسرا اور آخری حصہ بھی اللہ کریم کے فضل و کرم سے مکمل کر لیا ہے۔ اللہ کریم علم نافع عطا فرمائیں۔

مشق نمبر 13

مختصر جواب لکھیں:

- 1- فعل مضارع کے شروع میں قَدْ لگانے سے کیا تبدیلی آتی ہے؟
- 2- فعل جمد بنانے کا طریقہ بتائیں۔
- 3- فعل مضارع کے شروع میں گانَ لگانے سے معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
- 4- فعل ماضی کے شروع میں گانَ لگانے سے معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
- 5- لفیف مقرون کے عین کلمے کی جگہ واو آتی ہے بتائیں لام کلمے کی جگہ کون سا حرف آتا ہے؟
- 6- وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف ایک جیسے ہوں، اس کا نام بتائیں۔
- 7- وہ کلمہ جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟
- 8- ناقص واوی سے اسم مفعول کس وزن پر آتا ہے؟
- 9- فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ساکن یا مشد لگانے سے معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

خالی جگہ پر کریں:

- 1- وہ کلمہ جس میں ل کلمہ کی جگہ حرف علت ہو..... کہلاتا ہے۔
- 2- دَعَا کے معنی ہیں.....
- 3- تَلَا کا مادہ..... ہوتا ہے۔
- 4- نَسِيَ کا معنی ہے.....
- 5- وہ کلمہ جس کے مادے میں دو حروف علت ہوں اسے..... کہتے ہیں۔
- 6- رَوَى کے معنی ہیں.....
- 7- أَوْفَى کے معنی ہیں.....
- 8- فعل ماضی قریب یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام..... ہوا ہے۔

- 9- فعل ماضی بعید یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام..... ہوا تھا۔
 10- فعل مضارع کے شروع میں گان لگانے سے..... کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

- 1- وہ فعل جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، وہ کہلاتا ہے:
 مثال ناقص اجوف
- 2-..... والا پہلا قاعدہ ناقص پر بھی لگتا ہے:
 مثال اجوف مہوز
- 3- ناقص یائی کے فعل ماضی کے بعد اگر مفعولی ضمیر آرہی ہو تو اسے الف مقصورہ کی بجائے لکھا جاتا ہے:
 ؤ سے ؤ سے عام الف سے
- 4- ناقص واوی کے آخر میں آنے والی وسے ما قبل اگر کسرہ ہو تو کو بدل دیتے ہیں:
 الف سے لام سے یا سے
- 5- ناقص افعال میں حرف علت باقی رہتا ہے، اگر ناقص کا فعل:
 مفتوح ہو منصوب ہو مجزوم ہو
- 6- ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ما قبل متحرک ہو تو لام کلمہ:
 گر جاتا ہے نہیں گرتا مجزوم ہو جاتا ہے
- 7- ناقص واوی سے اسم مفعول..... کے وزن پر آتا ہے:
 مَفْعَلٌ مَفْعِلٌ مَفْعُلٌ
- 8- لفیف مقرون میں حرف علت ہوتے ہیں:
 اکٹھے الگ الگ کسور
- 9- لفیف مقرون مجموعہ ہے:
 مہوز اور ناقص کا ناقص اور مثال کا اجوف اور ناقص کا

10- مثال اجوف اور ناقص کے قواعد..... پر بھی آتے ہیں:

مہوز مضاعف لفیف

11 لفظ قد کبھی کبھی..... کے معنی بھی دیتا ہے:

احتیاط یقین شک

12- فعل ماضی سے فعل ماضی بعید بنانے کے لیے لگاتے ہیں:

لَمَّا كَانَ كَانَ

13- فعل ماضی استمراری یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام:

ہو چکا ہے کافی عرصہ سے ہو رہا ہے کچھ دیر پہلے ہوا ہے

14- فعل مضارع کے شروع میں گان لگانے سے بنتا ہے:

فعل ماضی بعید فعل ماضی قریب فعل ماضی استمراری

15- چار حروف فعل مضارع کی علامت ہیں:

ی ت م س س ل ا ن ا ت ی ن

16- فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ساکن یا نون مشدّد لگانے سے وہ بن جاتا ہے:

مستقبل موكّد ماضی استمراری فعل جحد

درج ذیل الفاظ کا اردو میں ترجمہ کریں:

أَخْشَى	مَارَضِيَ	إِجْزَى
لَا يَدْعُو	إِخْفَاءً	تُطْبِعُ
يُؤْمِنُ	يَهْتَدِي	أَكْفُ
تَبَارَكُنْ	تَسْأَلُكَ	وَقِي
إِبْيَضَّ	إِسْتَجَابَ	سَيَنْقَلِبَانِ
مُنَادَى	مُنَادٍ	نَنْتَهَى

درج ذیل آیات کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔ ناقص اور لفیف کے صیغوں کو پہچان کر ان میں لگے ہوئے قواعد کی نشاندہی کریں:

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ	أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى	أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ	وَاعْلَمُوا أَنكُمْ مُلْقَوَةٌ
فَأَقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ	لَا تَمَشْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا
فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ	وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ
أَنَا أُحْيِ وَأُمِيتُ	أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ
لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ	وَقَهُمُ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ
مَا لَكَ مِنَ اللهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ	تَوْفَنَا مَعَ الْآبِرَارِ
سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ	فَيَسْتَعِجِ مِنْكُمْ
	كَلَّمَآ جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

جمعة المبارک - 29 جمادی الاولیٰ 1445ھ - 14 دسمبر 2023ء

مدینہ منورہ، سعودی عرب

طلبہ سے گزارشات

- 1- نیت صاف رکھیں۔ علم دین سیکھنا اور آگے سکھانا، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پڑھے ہوئے پر عمل کی نیت سے ہونا چاہیے۔
 - 2- ہم نے جو عربی گرامر پڑھی ہے وہ علمی سمندر میں داخلے کا ایک راستہ ہے، ابھی بہت کچھ ایسا ہے جو ہم نہیں سیکھ سکے۔ اور کوئی بھی سب کچھ نہیں سیکھ سکتا، اس لیے ہمیشہ طالب علم بن کر رہیں، سیکھتے رہیں۔
 - 3- غرور اور فخر کے بجائے دل میں تشکر کے احساس کو جگہ دیں۔ یہ آیت پڑھتے رہا کریں:
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
 - 4- زبانی شکر کے ساتھ ساتھ عملی شکر بھی ادا کریں، یہ علم دوسرے لوگ کیسے سیکھیں؟ آپ کے اساتذہ کا فیض کیسے جاری رہے؟ ان جیسے امور پر غور کرتے رہیں۔
 - 5- اپنے فہم اور ترجمے کی صلاحیت کے بل پر اہل حق بزرگوں کے کیے ہوئے تراجم قرآن اور تفسیری ذخائر کی غلطیاں نہ ڈھونڈتے پھریں۔ یہ محرومی کا ذریعہ ہے، اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔
 - 6- فضول سرگرمیوں خصوصاً سوشل میڈیا پر وقت ضائع کرنے کے بجائے تلاوت قرآن کو اپنا معمول بنائیں۔ صیغوں کی بناوٹ اور معانی پر غور کریں۔ جہاں الجھن ہو، کوئی بات یا مفہوم سمجھ نہ آئے، اپنے اساتذہ یا کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔
 - 7- مرکز اہل السنۃ والجماعۃ کے تمام اساتذہ، طلبہ، اراکین، مجین، معاونین کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔
- اللہ کریم اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں اخلاص کے ساتھ علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے نوازیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات و خواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات و خواتین]
- دو سالہ علم دین کورس [حضرات و خواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات و خواتین]
- دو سالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]

شارٹ کورسز:

کل کورسز: 30 - چند اہم کورسز کے نام:

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات و خواتین]
- رمضان کورس اردو انگلش [بچوں کے لیے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات و خواتین]
- زکوٰۃ کورس [حضرات و خواتین]
- نماز کورس [حضرات و خواتین]
- عقائد کورس [حضرات و خواتین]
- حج و عمرہ کورس [حضرات و خواتین]
- ختم نبوت کورس [حضرات و خواتین]
- مسائل نکاح و طلاق کورس [حضرات و خواتین]

برائے رابطہ:

تعارف مؤلف

محمد الیاس کھن

نام:

12-04-1969

ولادت:

87 جنوبی، سرگودھا

مقام ولادت:

حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گلکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

تعلیم:

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس:

(سابقاً) معہد ایشیہ زکریا، چنانا، زمبیا، افریقہ (حالا) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب:

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ و خانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت و خلافت: ایشیہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) ایشیہ عبدالجفیظ رحمۃ اللہ علیہ (مڈکرمرہ) ایشیہ عزیز الرحمن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

ایشیہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) ایشیہ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

ایشیہ ذوالفقار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (جھنگ) ایشیہ محمد یونس پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف:

دروس القرآن خلاصۃ القرآن کتاب الحدیث دروس الحدیث کتاب السیرۃ

کتاب العقائد کتاب الفقہ کتاب الآداب شرح الفقہ الاکبر کتاب المنطق

تبلیغی اسفار:

خلیجی ممالک ملائیشیا جنوبی افریقہ سنگاپور ہانگ کانگ ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

